

۱۸۸۶

علم الاعداد

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت

(1)



ادارہ طلسماتی دنیا دیوبند

داستان عالمی

salimsalkhan@yahoo.com

وَاحْصُوا كُلَّ شَيْءٍ عِدًّا

علم الاعداد

اللہ تعالیٰ کی پسند کردہ ایک عظیم الشان نعمت

تَالِيفُ

حسین الہاشمی (فاضل دارالعلوم دیوبند)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند،

تَاجِشُرْ

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند

۴۴۷۵۵۴

انتساب

آبروئے دیوبند
حضرت مولانا غوثانی علیہ الرحمہ
کے نام
جنہ کم قریبوں نے قلم پکڑنے کا
شعور عطا کیا

خاکپائے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حسنہ الہاشمیہ
ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فہرست مضامین

۱۵	حروف تہجی کے اعداد اور ان کے نکالنے کا طریقہ
۱۶	تمہید علم الاسرار
۲۸	ایک قابل قدر تحریر
۳۵	اعداد نکالنے کے اصول
۳۷	اعتراوی حقیقت
۳۷	ایک نمبر کی خصوصیات
۵۲	دو نمبر کی خصوصیات
۵۵	تین نمبر کی خصوصیات
۵۹	چار نمبر کی خصوصیات
۶۳	پانچ نمبر کی خصوصیات
۶۷	چھ نمبر کی خصوصیات
۷۲	سات نمبر کی خصوصیات
۷۶	آٹھ نمبر کی خصوصیات
۸۰	نو نمبر کی خصوصیات

صفحہ

۱	ایک نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۸۶
۲	دو نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۹۱
۳	تین نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۹۶
۴	چار نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۱۰۲
۵	پانچ نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۱۰۷
۶	چھ نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۱۱۳
۷	سات نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۱۱۹
۸	آٹھ نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۱۲۳
۹	نو نمبر کی طاقت اور خصوصیات	۱۳۰
۱	ایک نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۳۵
۲	دو نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۳۸
۳	تین نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۵۱
۴	چار نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۵۳
۵	پانچ نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۵۶
۶	چھ نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۵۹
۷	سات نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۶۲

صفحہ	۲	دو نمبر کے لئے وظیفہ	۱۹۸
۳	تین نمبر کے لئے وظیفہ	۲۰۰	
۴	چار نمبر کے لئے وظیفہ	۲۰۳	
۵	پانچ نمبر کے لئے وظیفہ	۲۰۵	
۶	چھ نمبر کے لئے وظیفہ	۲۰۷	
۷	سات نمبر کے لئے وظیفہ	۲۱۰	
۸	آٹھ نمبر کے لئے وظیفہ	۲۱۲	
۹	نو نمبر کے لئے وظیفہ	۲۱۵	
۱۰	عَدَد تَقْدِیر	۲۲۲	



by salimsalkhan

صفحہ	۸	آٹھ نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۶۵
۹	۹	نو نمبر کی ذاتی خصوصیات	۱۶۸
•	•	مرکب اعداد کی تفصیلات	۱۷۱
•	•	اعداد کی خصوصیات برائے خواتین	۱۸۰
۱	۱	ایک نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۸۲
۲	۲	دو نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۸۳
۳	۳	تین نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۸۵
۴	۴	چار نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۸۶
۵	۵	پانچ نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۸۸
۶	۶	چھ نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۹۰
۷	۷	سات نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۹۱
۸	۸	آٹھ نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۹۲
۹	۹	نو نمبر کی خصوصیات برائے خواتین	۱۹۳
•	•	تفصیلات اعداد و وظائف	۱۹۵
۱	۱	ایک نمبر کا کردار و وظیفہ !!	۱۹۵

بنام جہاں دار جاں آفرین

حق جل جلالہ کا فضل و کرم ہے کہ میں اپنے مختلف مضامین کے مجموعے کو آج تک کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ مضامین مابین انسان و حیوان و دنیا کے مختلف شماروں میں شائع ہو کر عوام و خواص سے خاص پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ اور یہ میرے رب کا فضل و بیکار ہے۔ یہ مضامین عظیم اعداد کے عنوان سے شائع ہوتے رہے ہیں اور اس کتاب کا نام بھی میں نے علم اعداد ہی رکھا ہے جو خاتین کا پسندیدہ نام ہے۔

بہر حال اس وقت کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد تمام خلائق بنی آدمی اور غریبی اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ اس دنیا کی ہزاروں نعمتوں کی طرح علم اعداد بھی حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ یہ علم بھی دوسرے علوم کی طرح قابل قدر اور لائق احترام ہے۔ ہمیں اس علم سے بھی اسی طرح فائدہ اٹھانا چاہئے جس طرح ہم دوسرے علوم سے مستفیض ہوتے ہیں۔ بلاشبہ علم اعداد انسان کی عقل پریشانی پیدا کرتا ہے اور شعور و نگہی میں نکھار پیدا کر کے انھیں صحیح معنوں میں ہندگی کے قابل بناتا ہے۔ یہ علم نہ صرف یہ کہ ہندگی کی صلاحیتیں پیدا کرتا ہے بلکہ بلا غلطی سے پردے ہٹا کر انسان کو ان مخفی اور پوشیدہ قوتوں سے وقت سے پہلے آگاہ کر دیتا ہے جو انسان کی نظروں سے اوجھل ہیں اور ان کے بے شمار بندے اس علم کی دستوں اور خدوئوں سے فیض یاب ہوتے ہیں

اور اس علم کی بلند یوں اور گہرائیوں سے انھیں یہ آواز برابر سنائی دیتی ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو چھوڑ دو گے۔

قرآن مجید میں منسب دیا گیا ہے کہ **كَأَخْلَقْنِي عَلٰی شَيْءٍ عَدُوٍّ اٰتٰىنِیْ** حق تعالیٰ نے ہر چیز کو اعداد میں ہیئت کر رکھا ہے۔ عدد کی اپنی ایک حیثیت ہے اور اس حیثیت کو کائنات کے بنانے والے نے بھی یہ نفس نفیس تسلیم کیا ہے اور حق تو یہ ہے کہ عدد کی حیثیت کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے جس نے اس وسیع و طریض کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اور جس نے نظام عالم کے لئے زمین سے آسمان تک چاند ستاروں کا ایک کمال بچھا یا ہے ہماری کم عقل ہے کہ ہم زندگی کے اہم ترین مکررات کو محض اتفاق سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں اور مکررات کی گہرائی میں جانے کی زحمت نہیں کرتے۔ جو دین ارباب عقل کے لئے نازل ہوا تھا۔ وہ دین آج ارباب عقل کی نادانیوں کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ خود کو ہندو ثابت کرنے والے عقل و شعور سے تہی دامن نظر آتے ہیں اور خود فکر کی صلاحیتوں سے بالکل کورے محسوس ہوتے ہیں۔ افسوس اور حیرت کی بات ہے کہ آج کے ارباب دین کو نہیں کے مینڈک اور کبیر کے فقیر بن کر رہ گئے ہیں۔ نہ وہ حالات حاضرہ سے کوئی سبق لیتے ہیں اور نہ ہی گردش میل و نہار کا کوئی انفرقون کرتے ہیں۔ بوری ملت منہ اور معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ اور ستم بالائے ستم ہے کہ جو چیز ہماری خود عقل کے دائروں میں نہیں آتی اس پر کفر کا فتویٰ داغ کریم اپنا بچھا پھرتا ہے۔

ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تقوے اور پرہیز گاری کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھی آسمان پیدا کئے۔ ساتھی زمینیں پیدا کیں۔ ساتھی سمندر بنائے۔ ساتھی ستارے پیدا کر کے نظام عالم کو ان ستاروں کے تحت

کے اس کا آخری کتاب کی سات منزلیں متعین ہوئیں اور سورۃ فاتحہ میں جو
 اُمّ العشر کی کہلاتی ہے سات آیات نازل کیں۔ اور اس سورۃ کو سب سے
 شان کی نام سے موسوم کیا۔ پھر اس سات کی تکرار کو کائنات کی بے شمار
 چیزوں میں قرار رکھا تو کیا یہ سب محض اتفاق ہے کیا اس میں کوئی مصلحت
 اور حکمت پوشیدہ نہیں ہے؟
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش دوشنبہ ہے۔ غار حرا میں جب پہلی
 وحی اے کر حضرت جبریل شریف لائے وہ بھی دوشنبہ ہی کا دن تھا گو یا کہ
 پیر کا دن آپ کو دولت نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ پیر کی رات کو معراج ہوئی
 پیر کی دن جنت کا قصد کیا اور پیر دن کے دن بالآخر وفات ہوئی کیا سب
 محض اتفاق ہے یا اس میں رب العالمین کی کوئی مصلحت پوشیدہ ہے؟
 اسم محفل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مفرد عدد ۲ تھا۔ اور اسم
 احمد سے آپ کا مفرد عدد تھا۔ ان دونوں عددوں کی جو خصوصیات ہیں وہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت خلیفہ پر پوری اترتی ہیں۔ ان دونوں عدد کا مجموعہ
 ایک بنتا ہے۔ اور ایک عدد کا شانی معاون ۹ ہے۔ چنانچہ آپ
 دیکھیں گے کہ ۹ کا عدد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری طرح اثر انداز رہا۔
 ۹ ربیع الاول آپ کی تاریخ پیدائش ہے۔ آپ کا نکاح جب حضرت عائشہؓ
 سے ہوا تو صحیح ترین روایات کے مطابق اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر
 ۹ سال تھی اور وفات کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۹ برس کی تھی۔ غزوہ
 کا سلسلہ ۲ ہجری سے شروع ہوا اور آخری غزوہ ۹ ہجری کو پہلا اس کے بعد
 اسلام کو فتح مہینہ ماہیں ہوئی۔ حق تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب جو آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوئی اس کا نام قرآن ہے اور اس کا مفرد عدد

بھی ۹ ہے۔ کھن غزوات کی تعداد ۲۰ ہے اس کا مفرد عدد بھی ۹ ہی بنتا ہے۔
 آپ کی سب سے زیادہ چھٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ کا مفرد عدد بھی ۹ ہے۔ آپ کی
 عمر ۶۳ برس کی ہوئی اس کا مفرد عدد بھی ۹ ہے۔ بعض حضرات کی رائے ہے کہ
 معراج میں بظاہر ایک رات صرف ہوئی لیکن آپ عرش الہی پر پورے ۲۰
 سال رہے۔ اس کا عدد بھی ۹ ہی بنتا ہے اس طرح ۲۰ اور ۶۳ کو اگر چھوٹیں
 تو ۹ بنتا ہے۔ یہاں بھی ۹ کا عدد برآمد ہوتا ہے کیا یہ سب محض اتفاق
 ہے؟ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اعداد انسانی شخصیات پر پوری طرح
 اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور ہر عدد کسی دیکھی ذات کی پہچان بن جاتا ہے
 علم الاعداد کی گرفت اتنی مضبوط ہے کہ اس کے ذریعہ بعض ایسی شخصیات
 بھی سلجھائی جاسکتی ہیں کہ جن کو سلجھانے سے تاریخ انسانی کا ہر کما ہو۔ ہم
 دیوں مثالوں کے ذریعہ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ جہاں مشینیں اور آلات
 فیصلہ ہوجاتے ہیں وہاں علم الاعداد کا سہارا لے کر مسائل حل کئے جاسکتے ہیں
 کہیں کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ تاریخ کا بزرگ دست اختلاف علم الاعداد کے ذریعہ
 ختم کیا جاسکتا ہے اور حق و ناحق کی تمیز کی جاسکتی ہے۔ ہم یہاں ایک
 کار مثال پیش کرنے پر اکتفا کریں گے۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں محدثین و مؤرخین کا کہنا ہے کہ
 آپ ۳۰ اپریل سنہ ۶۱۰ کو پیدا ہوئے۔ ۲۰ اپریل کی روایت ۱۲
 سو برس میں ہزاروں مرتبہ سن گئی اور تاریخ کی اہم ترین اور معتبر ترین کتابوں
 میں یہی مذکور ہے۔ اور اس تاریخ کی تحقیق اور حقیقت گھڑے دوڑانے
 بغیر تمام علماء اور سیرت کے تمام علماء یہی بیان کرتے رہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم ۳۰ اپریل کو پیدا ہوئے تھے۔ اور یہی متفق علیہ بات ہے

کہ جس دن آپ پیدا ہوئے وہ دن پیر کا دن تھا۔
اب تعقل کا دور آیا۔ سائنس اور کمپیوٹر کی رداری نے بعض
مشق طبع مسائل پر شبہات کا انہار کیا۔ اور یہ ثابت کیا کہ جو کچھ سنے اور
پڑھتے آتے ہیں اس میں جھول موجود ہے۔ اسی حال ہی میں ایک صاحب
نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۲۰ مارچ نہیں بلکہ
۱۹ اپریل ہے۔ جب کہ ۱۹ اپریل آج تک کسی مورخ نے بیان نہیں کیا۔
دعویٰ کرنے والے نے یہ کہا کہ لکھنؤ کو جو اپریل پڑا تھا اس میں ۲۰ مارچ
کو پیر کا دن نہیں بلکہ منگل کا دن تھا۔ جبکہ ارباب تاریخ اور تمام سیرت نگار
حضرات اس بات کے دعوے دار ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدائش
پیر ۱۲ ربیع الثانی تھا تو پھر انہیں یہ بھی تسلیم کر لینا چاہئے کہ آنحضرت کی تاریخ
پیدائش ۱۹ اپریل تھی نہ کہ ۲۰ مارچ یا ۲۲ اپریل۔ آئیے اس محقق کو علم الامداد
کے ذریعہ سلجھائیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں اور چند مثالوں کے ذریعہ یہ واضح کر چکے
ہیں کہ ۱۹ کا عدد رسول خدا کی خصوصیت پر بیان ہے تو دیکھیں کہ مؤرخین کلیان
درست ہے یا اس دعوے دار کا جو ۱۴ ویں صدی میں پیدا ہو کر یہ کہہ رہا ہے۔
کتاب کی تاریخ پیدائش ۲۰ اپریل نہیں بلکہ ۱۹ اپریل ہے۔

۱۹ کا عدد مبارک عدد مانگیا ہے۔ اس نے کوسم اللہ الرحمن الرحیم کے
حروف کی تعداد ۱۹ ہے اس لئے قفلاً یہ عدد ۲۰ کے مقابلے میں لائق ترجیح
ہے کیونکہ ہم صرف عقلی بات سے مطلب نہیں بلکہ حقیقت دیکھیں ہے کہ کیا
آئیے ۱۹ اپریل ۱۵۵۰ کو کوٹلی کر کے مفرد عدد پرا کر دیں۔

$$19 + 2 + 5 = 26 \quad \text{اب اس کو باہم جوڑیں}$$

$$19 + 9 + 5 = 33 \quad \text{دیکھئے ۹ پر آمد ہوا۔ اس سے یہ بات}$$

$$1 + 9 = 10$$

ثابت ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ۱۹ اپریل کی تھی۔ اور اگر ہم
اس بات کو تسلیم نہ کریں تو پھر ہمیں یہ بھی مان لینا چاہئے کہ رسول خدا پیر کو
نہیں پیدا ہوئے تھے۔ کیونکہ کیلنڈر یہ بتاتا ہے کہ پیر ۱۹ اپریل ہی کو
تھا اس طرح کی شہادتیں اس بات کو اجاگر کرتی ہیں کہ علم الامداد جیسی چیزیں
بالکل ہی عبث اور بے معنی نہیں ہیں۔

اگر ہمارے علم اس طرح کے علوم کو جو انسانی شخصیات پر ہی گرفت
رکھتے ہیں قابل اعتبار سمجھ کر ان علوم کے ان مقصود کو نظر انداز کر دیں جو
علم غیب یا غیر شرعی امور پر لگاتے ہیں تو ملت کی ایک بڑی خدمت ہو گی۔
جو علوم آج ساری دنیا میں رائج ہیں اور جن کا سہارا لے کر دین کی تبلیغ
بھی کی جا سکتی ہے ان کو محض اس لئے نظر انداز کر دینا کہ خود اپنے سمجھ میں
نہیں آ رہے ہیں نصف النہار کے وقت سورج کا انکار کر دیے کے برابر ہے۔
یہ کتاب قارئین کو یہ بتائے گی کہ علم الامداد ایک مسئلہ علم ہے۔ اور
اعداد کی گرفت سے کوئی شخص باہر نہیں ہے۔ ہم سم کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی پیداکردہ ہر نعمت کی قدر کریں۔ اور دنیا کی کسی بھی چیز کو عبث اور
بے فائدہ سمجھ کر گناہ بے لذت کا شکار نہ ہوں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ
میں جوڑی کائنات میں ایک ذرہ بھی حق تعالیٰ نے عبث اور بے فائدہ
پیدا نہیں کیا ہے۔

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہر علم کے ضروری حصے سے فائدہ اٹھائیں اور
غیر ضروری حصے کو قابل حرکت سمجھیں۔ لیکن کل علم کی مخالفت نہ عصمت
درست ہے نہ شرعاً۔

ہر تباری اپنا مفرد عدد نکال کر اس کی تفصیلات دیکھے۔ ہر تباری کو انفراد

کیا متعلق رہتا ہے۔ جبکہ تاریخ پیدائش کے عدد کا ستارہ یا عدد ان تمام اعداد یا
 ستاروں کا مکار تسلیم کیا جاتا ہے
 اگر تاریخ پیدائش کا عدد نام کے عدد سے متضاد برآمد ہو تو ایسا شخص
 حالات کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جاتا ہے۔ لیکن تاریخ پیدائش کا ستارہ
 نام کے ستارے سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے وہ جلد ان مصلحت آمیز حالات
 پر قابو پا لیتا ہے۔ اسی طرح کسی شخص کے نام کا عدد تاریخ پیدائش کے عدد
 سے ہم آہنگ ہونے کے باوجود نام اور تاریخ پیدائش کے ستاروں میں اختلاف
 ہونے کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جب نام اور تاریخ
 پیدائش کے عدد کے ساتھ تاریخ پیدائش اور نام کے ستاروں اور عدد
 میں اختلاف ہوتا ہے تو یہ صورت حال انتہائی سنگین ہو جاتی ہے۔ اور ایسا
 انسان مسلسل کرب و غم کا شکار رہتا ہے اسے دوستوں سے وفائیں بھی گھر
 کے حالات یک بیک مخالفت کا روپ دھار دیتے ہیں۔ زندگی میں معاشی،
 سماجی، جسمانی حالات در آتے ہیں۔ اور ایسا انسان طرح طرح کے خواہش پوری
 کے ساتھ کسی طرح کے مسائل میں الجھ کر کس پیر کی کا شکار ہو جاتا ہے۔ دُور
 اندیشی کا سلیقہ خدائے بزرگ درہنہ کرتے انسان کو جب تک کی صورت میں عطا
 فرمایا ہے۔ اور اس فطری قوت کے تحت کئے گئے اقدامات قبل از وقت
 ناگہانی حادثات سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں جبکہ اکثر افراد اس پر مسلم
 غیب کا فتویٰ صادر کر کے ایسے اقدامات کو رد کر دیتے ہیں۔ فی الواقع یہ علم غیب
 نہیں ہے۔ یہ دُور اندیشی، اور تجرباتی کی کوئی پروردگت آتے ہوئے حالات
 کا تجزیہ پائی انداز ہوتا ہے۔ ویسے اس بات کی تردید بھی ممکن نہیں ہے کہ انسان
 کو اپنے بہتر مستقبل اور اچھی زندگی کے لئے قبل از وقت جو بھی اور کچھ ہوتا

ہے وہ خدائے بزرگ درہنہ کرتے اُسے عطا کیا ہے اور انتہائی قلیل حریف
 ہے۔ جسے غیب دانی کو دینے میں ہرگز نہیں پیچیدگی کو ایسی غیب دانی میں متعلق
 نفرت کے مطابق ہے تاکہ انسان اپنی محدود زندگی میں رت لم زل کے
 کرم کے سہارے بہرہ وفاق حاصل کر سکے۔ یہی فطرت انسان کو اجتماعی طور پر
 ملک و ملت کے مفاد کے لئے معاشی استحکام اور نظم و نسق کو چلانے کے
 لئے بحث یا تحفیہ سازی کا اقدام پر مجبور کرتی ہے۔ ماہرین کوسیات و موسم کے
 تغیر و تبدل کے متعلق پیشگی اطلاع دیتے ہیں۔ ماہرین ارضیات و علوم
 ارضیاتی کی مدد سے زمین کی اٹھاؤ گھرائیوں میں جیسے ہوئے خربوں کا
 پتہ چلاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زمین کے آنگن سے سیال سونا یا مسنی
 تیل اور قیمتی معدنیات دریافت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگر دیکھا
 جائے تو یہ بھی غیب کے علم کا ایک حصہ ہے اور میری دانست میں اس انسانی
 خوبی سے انکار کرنا حقائق سے روگردانی کے سوا کچھ نہیں ہے اسی طرح تمام
 علوم انسان کو پیش آنے والے حالات کا اور زندگی گزارنے کے لئے شہراہ
 بندی کا سلیقہ عطا کرتے ہیں۔

نجوم ایک ایسا علم ہے جو ستاروں کی چالوں کے ذریعے نتائج اخذ
 کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ یہ اجرام فلکی کو ماضی
 پر جو دور ہر شے پر چاہے وہ ذی ثور ہے یا جامد و ساکت۔ سب پر اثر انداز
 ہوتے ہیں اور اس کی طرح یہ ستارے ایک دوسرے پر بھی اثر انداز ہو کر یا تو ماضی
 ماضی و مستقبل اثرات کو رد کر دیتے ہیں۔ یا منفی اثرات کو سرعت عطا کرتے ہیں
 یا مثبت اثرات کی وجہ سے خوش گوار تبدیلیاں لانے کا باعث بنتے ہیں۔
 اس کا مسلم ثبوت چاند کی کشش بھی ہے جو مکمل چاند کے زمانے میں مینڈول

میں ہزار ہا سالوں کا باعث بنی ہے۔ غرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان
 اوزام نکلے سے اندر کے غصے سے نجات کے حالات کے متعلق پیش گوئی کرنا اور
 ان کے متعلق اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اقدام کرنا کوئی برائی نہیں
 ہے اور نہ ہی یہ علم جب کا علم تسلیم کیا جاسکتا ہے جبکہ ایک مسلمان کی حیثیت
 سے ہمارا فیاد کی ضرورت یہ ہے کہ یہ یاد رکھنے والے حالات چاہے وہ اچھے
 ہوں یا بُرے، وہ سب قبضہ خدا کے ذوالجلال میں ہیں۔ بحیثیت ایک مسلمان
 کے ہم خود کو ضرورت کی متعین کردہ راہ پر چلنے کا پابند رکھنے پر عمل پیرا ہیں۔
 مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جہدِ جبر کرنا، اور وہ بھی جزوی سطوات
 کی روشنی میں جسے میں دُور اندیش کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ خلافِ خدائے
 خدائے بزرگ درجہ ہے۔ ایسا بگڑ نہیں ہے بلکہ حقیقتِ ایزدی بھی انسان
 کی اس وقت دستگیری کرتی ہے جب وہ ملک و دو، یا دُور اندیش کے
 تقاضے پورے کرتا ہے۔ زمیت کی انگلیاں میں برسمت یہ نگلیاں بھڑکی
 ہوئی ہیں اور ان سے لطف اندوز ہونے کا ہر بشر کو حق حاصل ہے مگر ان
 نظاروں سے زیادہ وہی لوگ لطف اٹھاتے ہیں جو لطیف جس کے مالک
 ہوتے ہیں تو ان کا دوا رکِ رفعت آستانائی سے سرخرو ہوتا ہے مغربی ممالک
 میں ہمدردی کے علم کو سائنسی خطوط پر از سرِ ذرا لگایا جا رہا ہے اور جن باوجود
 پر عمل کرنا مشقیتِ ایزدی کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ وہاں دُور اندیش پر
 تحقیقات کے ذریعے انہیں نئے اندازِ دراجہ تے اسلوب سے لوگوں میں
 پھیلا رہے ہیں مثلاً علم نجوم پر جتنا اشرک مغربی ممالک میں چھینکا ہے شاید
 وہ دنیا کے کسی خطے میں چھینکا ہو۔ اس علم کے علاوہ روحانی قوت کو زبردستی
 کے لئے اُڑھولنے ایسے ذرا اشیاء اختیار کر کے ہیں جو ہمارے مذہب کی دُور

سے ناممکن الموصول نہیں ہیں۔ جبکہ امتِ معلوم ہونے کے باوجود ہم نے اس
 سمت کوئی قدم نہیں بڑھایا۔ لیکن میں علوم جب پیش طریقہ کی صورت میں
 ہمارے یہاں پہنچے ہیں تو ان کی خوب پذیرائی کی جاتی ہے۔ اسی طرح علم
 الامداد راہلِ سحر نے ہجرتِ ناک انداز میں تحقیق کی اور اس علم کی افادیت
 کو تسلیم کرنے کے بعد ہر از سطواتِ حقائق فراہم کئے ہیں۔ ہمارے ملک
 کے بزرگ ہیں اُن علوم پر پیش طریقہ وافر تعداد میں مل جاتا ہے۔ کئی بزرگ
 اس انگریزی یا مغربی طریقہ کا دُورِ زبان میں ترجمہ کر کے ہماری کمائی کے
 احساس کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ شوقِ حصولِ علم کو ہوا دینے میں کامیاب
 رہے ہیں۔ میں ایسے حضرات کی کاوش کی قدر کرتا ہوں اور انہیں مبارکباد
 پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے گراں مایہ خدمات انجام دی ہیں۔ علم الامداد
 درست اور معتدقِ نتائج سامنے لاتا ہے۔ علم الامداد کے دامن میں اگرچہ
 صرف ایک سے میکرو فلک کے اعداد ہیں۔ اسی طرح حروفِ ابجد کو اُن
 کے مزاج کے مطابق استعمال کر کے روحانی قوتوں کو مستعمل کیا جاسکتا ہے
 حروف کے مزاج کے چار عناصر ہیں۔ اور اسی طرح کسی فرد کے نام کے پہلے
 حرف کے مزاج کے مطابق کوئی عمل تیار کرنے سے اس کا مقصد برکات میں
 کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ علم آثارِ علم جبر کہلاتا ہے۔ بزرگانِ دین
 نے اس سے بیحدِ عقل کام لئے ہیں۔ اس طرح عملیاتِ قرآنی سے فیض
 اٹھایا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ سوج کر سکت و صامت بیٹھ جائیں کہ ہمارے
 نصیب میں تو ان کامیوں کے سوا کچھ ہے نہیں تو پھر اس کرب سے نجات کے
 لئے جہدِ جبر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔
 اور ہوئی کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اُس میں بھی شک نہیں ہے کہ ہوئی کو

ملا نہیں جاسکتا مگر ہونی کی ضرورت میں کی جا سکتی ہے مثلاً بارش پوری ہے اور ہم اپنی عقل کو استعمال میں لاکر کسی مکان میں پناہ لے لیتے ہیں۔ یا طوفان کے دوران نقصان سے بشری کے مطابق کسی محفوظ مقام پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جہد و جد میں اکثر و بیشتر افراد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اپنی تدبیر کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ حالانکہ تو بارش کو اور یہی طوفان کو روکنے میں ہم کامیاب ہو سکے۔ اور یہ حالت فطرت کے اصول کے مطابق اپنی روش کو برقرار رکھتے ہوئے گزر گئے۔ مگر ہم اپنی فکری صلاحیتوں کو استعمال میں لاکر تباہی یا نقصان سے بچ گئے اس میں شک نہیں کہ کچھ افراد کو کوشش کرنے کے باوجود ان کی زندگی سے محفوظ نہ رہ سکے۔ مگر کوشش اور تحفظ جان کے لئے کدو کاوشش ایک فطری جذبہ ہے۔ علم الاعداد میں ایک مبسوط، دقیق اور نوادر نام کا حصہ ہے تمام دیگر علوم کی طرح اس کو سمجھنے سے انسان کی فکر و نظر میں ہمت پیدا ہوتی ہے۔ علم الاعداد کے ذریعے مصداق اور محتر حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ اعداد ان گنت حقائق کے آئین ہیں۔ یہ اعداد مرکب صورت میں ہمارے کار، بار و مہارت کو آسان بنانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ میرا کہنا کتنا سچ ہے وہ یہ کہ اگر ہم ان اعداد کی دسترس سے دور رہیں گی کوشش کریں۔ تو بے سود ہو جائے گی۔ کیونکہ اعداد کا سایہ جب تک کائنات کے ذریعے ڈرتے رہے نہیں ہوگا۔ اس وقت تک قہر کے عمل میں جان نہیں پڑے گی۔ اعداد کی قرب سے وسعت پذیر ہوا جو ہم لیتے ہیں یہاں تک کہ یہ اعداد سمٹ کر پھر اپنے مصدر میں سما جاتے ہیں۔ اعداد کے اختلاف سے کائنات کی ہر چیز شکست و برکت کی کھٹیاؤں سے گزرتی رہتی ہے اور

اعداد کے ربط باہم سے زندگی کے درجوں سے خوشیوں کے اُچالے چلا سکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگر آپ خود کریں تو ان فاس کی دوری سے ہمیشہ چوٹی زیست اعداد کے چھوٹے میں جو حیرت و حیرت کو کھار ہی ہے۔ نظم حیات کا کوئی مضمر اعداد کی تقطیع سے باہر نہیں ہے۔ اعداد کے مطالعے سے موجودات کی تمام چیزوں سے اس کی جمع کے مطابق فیض یاب ہونے کا قرینہ ملتا ہے۔ دیکھو زیست کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اپنے اصحاب کو اعداد کی کسوٹی پر پرکھنے کا موقع ہوتا ہے۔ انسانی فطرت اور اس کی زندگی کو با مقصد بنانے کے لئے کس کس کا یہ یہ مستقبل مہیا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس علم کی مدد سے ازدواجی بندھن میں بندھنے والے افراد کے متعلق جائزہ مرتب کیا جاسکتا ہے۔ یہ علم بلا مشغولہ دوسرے علوم کی طرح علیہ خداوندی ہے جس کی روشنی سے مدار حیات میں گزریں کائنات افراد کے متعلق معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اعداد کی روشنی میں کلام ربانی سے یہ ترناک حد تک فائدہ اٹھائے جاسکتے ہیں۔ اس علم کی قید شدہ کرسی آیت پاک کاورد کر کے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ علم الاعداد غیب کا علم قطعی نہیں ہے اور اس علم کے ذریعے اپنے لئے بہتر راہیں کھولنے کی کوشش قطعی غیر شرعی نہیں ہے۔ میرا ایمان ہے کہ جس علم سے خود شناسی کا احساس آ جا کر ہوتا ہے وہ علم ربانیت ہو سکتا۔ علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ

{ اپنے ضمیر میں ڈوب کر یا با سرائی زندگی }
{ تو اگر پیر نہیں ہوتا بن اپنا تو بن }

یعنی خود شناسی کے ذریعے آکا می حاصل کرنے کے بعد انسان خدا شناسی کے احساس سے خود شناسی ہوتا ہے۔ خدا شناسی آدمی کو ہر حال کا پتہ

ہو جاتا ہے اور باقی شرعیات بھی اس سے سرچھوڑ دیں کر سکتا اور خداوند عالم کی تسبیح و تحمیل میں اس کے شب و روز گزرنے لگتے ہیں اور پھر وہ حق تعالیٰ سے عتاب سے نواز جاتا ہے۔ علم اعداد کے رموز و نکات کو سمجھ لینے سے جہاں دنیاوی مفاد اور درجہ کے حصول میں کامیابی میسر آتی ہے وہاں اسے آخری دنیا کی نعمات سے نوازا جاتا ہے۔ خلافت آن حکیم کی سات سالانہ مقرر کی گئی ہیں۔ اعداد کی قید میں رہ کر اگر ایک منزل اور اولیٰ منزلت قرآن پاک کو معمول بنالیا جائے تو بہت کے اندر کلام مقدس کی نکات و نکات پوری جاتی ہے۔ اسی طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف کا مجموعہ ۱۹ ہے جو اسرار خداوندی کا مظہر ہے۔ دوزخ کے فرشتے ۱۹ ہیں۔ ۱۹ کا یہ عدد اوست اور وحدانیت کی علامت ہے یعنی ۱۹ کا مغز عدد ۱۰ بنتا ہے۔ اور ایک ایسا عدد ہے جو کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹ کے وجود میں انکی قریب سے اسے ۹ تک کے اعداد موجود ہیں یعنی اعداد کی ابتدا اور انتہا انہی اعداد میں جمع ہے۔ اس کے علاوہ محکمات کو نام نے ۱۹ کے عدد کی لاتعداد توجیبات کی ہیں۔ ۱۹ کے عدد کو قرآن حکیم کی سورتوں کی کئی تسبیح کیا گیا ہے۔ اس طرح اعداد کی نیزگیوں میں جو حیرت افرا معلومات جمع ہیں ان کی وضاحت مفصل طور پر موجود ہے ایک مثال پیش کرتے ہوئے اعداد کی پیش ہوئی قوت کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں اس مثال کے بعد آپ اعزاء نگاہیں کر آیا یہ تطابق اتفاقی ہے یا قدرتی ظہور یا راز وید دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص کے کئی کئی نام ہوتے ہیں یعنی اصلی نام کچھ ہوتا ہے مگر پیار سے گھر میں نام کچھ اور ہوتا ہے۔ حاصل تمہید یہ ہے کہ جتنے زیادہ نام ہوں گے اتنے ہی مسائل سے انسان کو

واسطے پڑے گا۔ جیسے کادور والدین کے اعداد کے زیر اثر ہوتا ہے اس لئے بچوں کو ابتدائی ادوار میں کسی شدید مشکل سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔ لیکن بچے جیسے بچوں کی عمر بڑھتی ہے ویسے ویسے ان پر ان کے اعداد آزادانہ طور پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ بچوں میں بچوں پر ان کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد کے اثرات خرب نہیں ہوتے۔ نہیں اعداد تو اثر انداز کسی روز سے ہوتا شروع ہو جاتے ہیں جس دن کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے مگر والدین کے اعداد پوری قوت سے عمل پذیر ہونے کی وجہ سے ان کے ذاتی اعداد کے اثرات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ خطہ ارضی یا خلا یا دوسرے سیاروں کی دنیا۔ اعداد کے اثرات ہر ذی حیات اور جو مادہ جسم پر مرتب ہوتے ہیں۔ اعداد کی منفی قوت کے شدید اثرات انسان کو سرگرداں کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی گرفت انتہائی مضبوط ہوتی ہے۔ اگر اعداد کے تازیانے کھاتے کھاتے کوئی انسان مضطرب و مضطرب ہو رہا ہو تو کلام مقدس کے فیض سے اعداد کے منفی اثرات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ یعنی اگر متضاد اعداد کی وجہ سے زندگی میں جو طوفان آتے ہیں تو کلام پاک کے اور اور انفس کو پاس رکھنے سے ان سے تحفظ حاصل کیا جاسکتا ہے جو بالکل یقینی اور حتمی ہوتے ہیں۔ کیونکہ کلام پاک میں خدا کے ذوالجلال نے فرمایا ہے کہ۔

وَمَنْ لَّنْ مِنَ الْقُرْآنِ مُتَذَكِّرًا وَنُذِيرًا ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُ عَنِ شَيْءٍ لَّنْ جَابِرًا
اس آیت مبارکہ کی روشنی میں یہ اقدام یعنی کلام ربانی سے جگہ سے ہونے کا مول کو سنوارنے نام اور تاریخ پیدائش کے متضاد اثرات اور جان بوجھ کر اراض سے نجات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حالات کو موافق بنایا

جاسکتا ہے۔ اعداد کی تعزیر سے تحفظ حاصل کرنے کے بعد بے روزگاری ،
ترقی مراتب ، کاروبار میں استحکام کے ساتھ ساتھ امراض خبیثہ کا مداوا
کیا جاسکتا ہے۔ انکے باب میں اس سلسلے میں ابتدائی معلومات فراہم کی
جاری ہیں۔

انہاد میں آنے والی خبریں بھیجی رہتی ہیں کہ کسی نے کسی کو
قتل کر دیا اور پولیس نے اسے زیر دفعہ ۳۰۲ گرفتار کر لیا ہے آپ علم اعداد
کی روشنی میں دفعہ ۳۰۲ کا سفر عدد حاصل کرنے کے بعد موت ہو چکا ہوگی
کا لفظ ہے کے اعداد حاصل کئے تو ۳۰۲ کے اعداد چھوٹے کے برابر حاصل
ہوئے۔ یعنی ۳۰۲ کا سفر عدد ۵ ہے اور موت کے سفر عدد بھی ۵
ہوتے ہیں۔ اب اس بات پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس دفعہ کو موت کی
سزا سے منسوب کرنے کا کام کسی باہر علم اعداد نے نہیں کیا تھا بلکہ اعداد
کی خفیہ قوت جو غیر محسوس طریقے سے عمل کرتی رہتی ہے۔ از خود انسانی
شعور کے ذریعہ سفر قریب محسوس ہر دم ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی لاتعداد
شائیں ایسی ہیں جو اتفاقی طور پر بھی مگر حقیقت میں اعداد کے سحر کے کسی طور
پر آزاد نہ ہو سکنے کی صورت میں وجود میں آتی ہیں جو ہمارے لئے باعث دریں
بقی ہیں جو کچھ بھی موجودات میں ہے اور جو کچھ ہوگا یا جو کچھ تھا وہ سب کچھ
اعداد کے زیر اثر تھا اور ہوگا نام کے اعداد اگر تاریخ پیدا ہونے کے اعداد
سے متصادم ہوں تو زندگی میں خبیثہ و فحشاء کا طوفان آجاتا ہے نہ تبدیل
کر لیا جائے مگر یہ تبدیلی عمر کے ابتدائی دور میں یعنی بچپن میں کرنی جائے
تو اس کے خفی اثرات جو نظائرت اعداد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انتہائی
کم ہوجاتے ہیں۔ اور یہ نسبت دوسرے افراد کے اس کی زندگی میں کم سے کم

کشیہ حالات سراٹھاتے ہیں۔ نام کے عدد میں چلک ہے مگر یہ انش کے
عدد میں کوئی چلک نہیں۔ یعنی نام تبدیل کر لیا اپنے میں کی بات ہوتی ہے مگر
پیدا ہونے کے عدد کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ مستقل عدد ہوتا ہے اور
زندگی کے اہم امور کو یہی عدد سراٹھام دیتا ہے۔ اگر نام کے عدد کی اس کیساتھ
کی حد تک مطابقت ہو تو زندگی کا بعد چھبیس جلد کا سیانی حاصل ہوتی ہے۔
بصورت دیگر بے انتہائی توفانی فریج کرنی پڑتی ہے یعنی اعداد کی عدم مطابقت کی
وجہ سے انسان کی فیض و برکتا طور پر زندگی اور جسمانی توفانی فریج کرنی پڑتی ہے
اور انجام کار انسان دنیا و جانی امراض کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ جسمانی توفانی نے
جہاں ساتھ چھوڑا وہاں سے باہر کی اضطراب اور کرب کا بوجھ بڑھنے لگتا ہے۔ کثرت
بیشتر افراد عورتوں کا بوجھ اٹھانے کی سکت نہ رکھنے کی وجہ سے وہ کاروائی حیات
سے بچھڑ جاتے ہیں جسے ہم مشیت ایزدی کہہ کر صبر کر لیتے ہیں۔ اس میں عقلی شک
نہیں ہے کہ سفر حیات کے انتقام کی خلقی وجوہات ہوتی ہیں چاہیں تاکہ موت کے واقع
ہونے کے اسباب برلے دے دی جائے اور فرشتہ اجل کو ہر الزام منہم رہیں۔
تعدادات حیات میں سب سے بڑا تضاد زمیست سے نمودی ہے جو کہ اصل میں مشائے
رب الہیہ ہے۔ ان موضوعات کا مقصد عقلی نہیں ہے کہ موت اعداد کے متصادم
تاریخ کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ بلکہ میں کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ موت کا
واقع ہونا خدا نے بزرگ برتری مشیت کے عین مطابق ہے۔ جبکہ اعداد کا اختلاف
زندگی میں ایسے ہی اضطراب و کرب کے طوفان لانے کا سبب بنتا ہے اس لئے
بہتر یہی ہے کہ زندگی میں کشیہ حالات کو کم کرنے میں ان سے پہلکی حاصل
کرنا میرے نزدیک ایک مستحسن اقدام ہے۔ جبکہ ذرا ان محکم کے فیض سے زندگی کی ہر طرف
کی مشیت کو بے حدم کیا جاسکتا ہے۔

ایک قابل تدبیر تحریر

از دانشمند مولانا عالمگیری بنو الشیخ۔ ایشیہ دہلوی تہذیب و تمدن
اصولی طور پر دو باتیں سمجھ لی جائیں تو انتشار انداز اس بارے میں سمجھی
کوئی الجھن اور غلط فہمی پیدا نہیں ہوگی۔ اول یہ کہ علم غیب کی تعریف صرف
اُنی نہیں ہے کہ آدمی کو بعض غائب اشیاء کا علم ہو جائے بلکہ اس میں ملائکہ
یہ شرط بھی شامل ہے کہ اس علم کا کوئی ذریعہ اور وسیلہ نہ ہو بشرطیکہ توسط
اور رابطہ کے یہ علم حاصل ہو گیا ہو۔ گو یا اگر سوال کیا جائے کہ علم غیب کسے
کہتے ہیں تو صحیح جواب یہ نہیں ہوگا کہ علم غیب غائب چیزوں سے واقف ہونے
کو کہتے ہیں بلکہ صحیح جواب یہ ہوگا کہ کسی غائب چیز کے فیض و بیعت اور ذریعے
کے معلوم ہوجانے کو علم غیب کہتے ہیں۔

دوسرے کہ علم کے وسائل و ذرائع مختلف نوعیتوں کے ہوتے ہیں کبھی
بالکل واضح کبھی غائب کبھی لطیف کبھی سخیل اتنے عقلی کہ بہت عقلیں ہضم و گد
ہی ان کا ادراک کر سکتے ہیں۔ سمجھی اتنے مشکل کہ مجرد عقل و فہم سے ان پر
اکابر ہی نامکن ہے۔ صرف وہی لوگ اس سے قطع ہو سکتے ہیں جنہوں نے
اس باب میں کافی علم حاصل کیا ہو۔

اسی صورت میں ہمیں کسی علم کی ظاہری ہیئت و کیفیت سے حیران ہو کر
یہ فیصلہ کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے کہ یہ علم غیب ہے۔ ہمیں مسائل
و ذرائع کا ادراک نہ ہو سکا تو یہ لازم نہیں کہ واقعتاً مسائل و ذرائع موجود ہی
نہ ہوں ان دونوں ہی باتوں کو مثالوں سے سمجھئے۔

ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے اس فرشتے میں پانی بھر کر چھو کر چھوٹا
دیجئے۔ میری پیشین گوئی ہے کہ اس میں بھاپ نکلے گی اور رفتہ رفتہ پانی کم
ہوتا چلا جائیگا۔ اب سیدھے مادے اعتبار سے تو یہ علم غیب ہی ہے کیونکہ
اس کا دعویٰ آنے والے زمانے سے متعلق ہے اور اس کی پیش کردہ فرشتگی
میں بھی شک پائی نہیں بھرا گیا ہے پانی بھرا جانا بھر چھو پرچہ سکر اس کا
بھاپ بننا بھی امور غیب ہی سے ہیں۔

تو کیا اُسے علم غیب کہا جائے سمجھو
ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں کیوں؟ اس لئے کہ آپ جانتے ہیں کہ
اس کی پیشین گوئی کے لئے اسباب و ذرائع موجود ہیں وہ امور موجود ہے جو
مشاہدے کے نتیجے میں عقلی مان لیا گیا ہے۔ تجربہ موجود ہے۔ ایک شخص دعویٰ
کرتا ہے کہ ابھی ذریعے فلاں بات معلوم کر سکتا ہوں۔ ذریعہ وسیلہ دور ہے۔
آپ جانتے ہیں کہ وسیلہ دور سے فوراً ہی کوئی بات معلوم نہیں کی جاسکتی بھر
بھی آپ یہ نہیں کہیں گے کہ شخص علم غیب کا دعویٰ کر رہا ہے کیونکہ آپ
جانتے ہیں کہ یہ عقلی فوان کے ذریعہ وہاں دعویٰ صحیح کر دکھائے گا اسی طرح
ہزار مثالیں ہر شخص کے سامنے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ علم غیب کا
اطلاق صرف اسی علم پر ہوتا ہے جو اسباب و ذرائع سے بے نیاز ہو واسطوں
کے ذریعہ جو علم حاصل ہوا ہو اُسے علم غیب نہیں کہیں گے۔ اب دوسری
بات کو مثالوں سے سمجھئے۔

پانی آگ پر چڑھ کر بھاپ بنے گا اس علم کا وسیلہ بالکل واضح ہے
دن رات کا مشاہدہ اور تجربہ اُسے مسلمات میں شامل کر چکا ہے۔
اسی طرح سیکڑوں میل دور سے گھٹ گلو کر لینے کا ذریعہ سب کو معلوم

ہے۔ میل فون ایک عالم تیز زہن چمکا ہے۔ لیکن فرض کیجئے کہ زید کے گھر میں
میل فون نہیں ہے اور پھر میں وہ مذکورہ دعوئی کرتا ہے۔ اس وقت بات سمجھو
ہو جائے گی جو لوگ فیصلہ نہیں ہیں وہ تو سمجھیں گے کہ ضرور یہ بھی ایک
ذریعہ ہے۔ لیکن یہ خبر اور کم عقل لوگ اس کا تصور نہ کر سکیں گے اور
اس دعوے کو صحیح کر دکھانے کی صورت میں وہ زید کے عالم الغیب بنے
کی نظر آجائیں مثلاً جو بچا نہیں گئے۔

چاند سورج کب کیوں گہن ہوتے ہیں اس کی وجہ ہر شخص نہیں جانتا۔
فصل عقل نہیں ہے۔ اس کے اسباب عقل معلوم نہیں کئے جاسکتے بلکہ فطرت
و طبیعت کے علو و نفاذ اسرار یا نفاذ و رسی ہو گا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ تلوں
پیلے اعلان کر دیا جائے کہ کدواں تدریج کو چاند گہن ہو گا اور فلاں تدریج کو
سورج نہ ہوا بلکہ بتا دیا جائے کہ کدواں کے فلاں فلاں حصے میں کس کس
تساب سے گہن دیکھنے میں آئے گا۔

تو کیا ہمیں صرف اس لئے اس اعلان کرنے والوں کو عالم الغیب
کہہ دینا چاہئے کہ ان اسباب و ذرائع کا ہمیں یہ نہیں جاننے کے ذریعہ عقل از
وقت گہن کے اوقات معلوم کرنے گئے ہیں فیصلہ کرتا ہے کہ اگر تم نے فلاں
چیز کھائی تو تم فلاں مرض میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ آپ کھاتے ہیں اور مبتلا
ہو جاتے ہیں تو کیا اس قبیلہ پر فیصلہ کو عالم الغیب کہہ دیا جائے گا کہ آپ
اس شے کے اثرات سے واقف نہیں ہیں۔

اس طرح کی بے شمار مثالیں واضح کرتی ہیں کہ فیصلہ کے مجرد علم کو مستقیم
نہیں کہا جاسکتا۔ چاہے اسباب و عقل ہماری سمجھ سے بالاتر ہوں۔

علم نجوم ہر باطل اعداد و اہل سب کی حقیقت ہے کہ تجربات، مشاہدات اور

فکر و تدبیر کے ذریعے کچھ اصول و فروغ وضع کرتے ہیں۔ مقابلہ فطرت
اور طبیعت میں مسلسل غور و فکر کرنے والوں نے اپنی تمام معلومات کو قطع
سر کے عقل کے سپرد کر دیا اور عقل نسبتاً سیدہ نسل اس راہ میں تک دوڑ کرئی
گئی۔ نتیجہ میں بہت سے اصول و ضوابط ظہور میں آئے ان میں بعض صحیح
ثابت ہوئے بعض غلط۔

ہر شخص جانتا ہے کہ نجومیوں کی تمام پیشین گوئیاں صحیح ثابت نہیں
ہوئیں کچھ درست نکلتی ہیں کچھ نادرست۔ جو درست نکلتی ہیں ان کی جوہری
حقیقت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص دوپہر میں پیشین گوئی کرے اب اسے
آخر گھنٹے کے بعد ہر طرف تاریکی چھا جائے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ پیشین گوئی
درست ثابت ہوگی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سورج کے وظیفہ سیاحت سے تو
ہر خاص و عام واقف ہے۔ لیکن ستاروں کی رفتار ان کے فروغ ان کے
اثرات وغیرہ سے بس وہی لوگ واقف ہیں جنہوں نے اس علم کو حاصل کیا
ہے۔ اور یہ علم ای طرح ایک عقلی اور تجرباتی علم ہے جیسے سائنس۔

تو کیا ہنسی کی پیشین گوئیوں کو صرف اس لئے علم غیب سے تعبیر کیا
جاسکتا ہے کہ علم نجوم سے واقف نہ ہونے کے سبب ان پیشین گوئیوں کے
اسباب و عقل سے آگاہ نہیں ہیں یا اگر ایسا ہو تو سائنس دان دنیا کے سب سے
بڑے عالم الغیب ثابت ہوں گے کیونکہ ان کی ترک تازیایں اس درجہ سے
ہو چکی ہیں کہ نجومی اور زمانا تو بے چارے کسی شمار میں ہی نہیں گئے ہیں
علم نجوم کس طرح بنا ہوا اسے مثالوں سے سمجھئے۔

اب سے دو ہزار سال قبل مستاروں کی رفتار پر غور و فکر کرنے والے
بعض لوگوں نے دیکھا ستارہ فہرل سینے بھر میں آتا سفر طے کرتا ہے اور

اس رنگ سے مل کر فلاں فلاں برجوں میں اتنے دنوں میں پہنچا ہے اور
مثلاً پھر دس سال کے بعد کیا کھانا دار وقت میں اپنی جنگ لوٹ آتا ہے
اور پھر تیس سال سے سفر شروع کرتا ہے۔ اس مشاہدے کو باریادہ ہوا
تجربا تو معلوم ہو گا کہ واقعات درست ہے اور اس مستارے کا وظیفہ صحابت
ہی ہے۔ اب بہت دنوں تک یہ فوری کار کاہل کو کون سے برج میں پہنچا کر
اس کے کیا اثرات اس دنیا پر پڑتے ہیں کسی نتیجے پر پہنچنے کے بعد تاریخ
اور عالمی واقعات پر نظر رکھی گئی کافی دنوں کے بعد یہ اندازہ ہو گا کہ جب فلاں
ستارہ فلاں برج میں پہنچتا ہے تو فلاں نور کے واقعات عالم میں پیش
آتے ہیں۔ اس اندازہ کی صحمت کے لئے ظاہر ہے کہ بار بار کا تجربہ دیکھا جھکا
آنے والوں نے یہ تجربہ جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں مختلف اصول بنے
پتہ چلا کہ جب فلاں برج میں یہ ستارہ پہنچتا ہے تو فلاں نوعیت کے امور
ظہور پزیر ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو دنیا میں یکساں طور پر ظاہر
ہوتے ہیں۔ بعض اوقات کسی خاص زمین پر کسی خاص براعظم یا کسی
خاص ملک تک محدود رہتے ہیں۔

ان اختلافات کے تحت مختلف اصول و نظریات بنائے گئے اور
انہیں بعض لوگوں نے آزمایا دیکھا کہ درست ثابت ہوئے کچھ نادرست چلے
اب اگر ایک تجویز پیش کی گئی کرتا ہے کہ فلاں سن میں عالمی جنگ چھڑ
جائے گی تو اس کی دنیا وغیب دانی نہیں بلکہ ایسا ہی کوئی تجرباتی اصول ہے
میں کا ذکر ہوا۔ مثلاً صدیوں کے مسلسل مشاہدے سے یہ دکھایا ہے کہ فلاں
ستارہ فلاں برج میں پہنچ جائے تو دنیا میں جنگ و جدل اور مار و دھاؤ کو
غریب فروغ ہو گا۔ بارہ ستر لفظوں میں یہی کہہ دیکھئے کہ جن جن زمانوں

میں دنیا لڑائی بھڑائی کا میدان بنی ہے۔ اس مستارے کو اسی برج میں دیکھا
گیا ہے۔ اس صورت میں یہ حساب لگایا کہ وہ ستارہ مذکورہ برج میں
پہنچا رہا ہے۔ پیشین گوئی کو دنیا غیب دانی نہیں ہے، بلکہ اساتذہ علم
کے سہارے ایک موقع نتیجے کا اعلان ہے۔ اگر یہ توقع درست ثابت ہوئی
تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خط لکھی تو کیا جائے گا، اصول بنائے ہیں جس تک ہوئی یا تو
یہ اتفاق ہی تھا کہ مستارے کی مذکورہ برج میں موجودگی اور جنگ و جدل میں
مذکورہ تک واقعات یہاں مستارے کی وہ رفتار ہی داخلی نہیں ہے جسے داخلی
بھوکہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ فلاں وقت تک فلاں برج میں پہنچ جائیگا۔
حاصل یہ ہے کہ علم نجوم ہو یا علم اعداد و بنیاد ان سب کی اسباب و علل
ہے اور ان کے اصول و فروع مشاہدہ فطرت کے ذریعہ نکالے گئے ہیں جن
میں سے بعض درست ہیں اور بعض نادرست۔ انسان کو جو بھی علم حاصل ہو گا
وہ گزرا کسی نہ کسی کے ذریعہ اور کسی نہ کسی وسیلے پر پہنچی ہو گا۔ چاہے ذریعہ
وسیلہ ظنی ہو یا عملی حیاں ہو یا پنہاں محسوس ہو یا غیر محسوس۔

عملیات و تقاض میں اثر ضرور ہوتا ہے۔ بے اثر دنیا کی کوئی چیز نہیں
ہے۔ مائتس کا دائرہ عمل اگرچہ اوریات تک ہی محدود ہے لیکن مادی ہی
بیمانوں پر یہاں تک معلوم کیا گیا چکا ہے کہ کوئی بھی لفظ جو انسان کی
زبان سے نکلتا ہے وہ داخلی اور خارجی اعتبار سے کچھ اثرات و نتائج کھلائی
ہوتا ہے۔ زبان کی صرف ایک جنبش میں جمیع انسان کی ایک لاکھ سے زائد
نسبیں حرکت میں آتی ہیں۔ افسوس ہوا جائے تو دن کی مشینیں اس سے مختلف
اثرات قبول کرتی ہے جو بایا تا بلوغت کی صورت میں پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ
اگر مومن کے ہوں تو وہ صرف زینت کی کام انجام نہیں دیتے ان سے

جسم کی غلطی اور غصوں اور جوہری بادوں پر بھی ایک خاص اثر پڑتا ہے۔ جو پیش یا تا ہے یا کسی اور دھات کے بندوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس دریافت سے رہبرانہ طریقہ علاج کی بھی توجیہ سمجھ میں آجاتی ہے جس کا تعلق کان یا اللہ یا عقل یا کسی خاص دھات کا پھل یا کرمے وغیرہ ڈالنے سے ہے تو پھر عملیات و نقوش میں اثر ہونا کیا بعید ہے۔ جادو جتنی ہے۔ لیکن اس کی تکنیکل توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح عملیات و نقوش کی اثر انگیزی اگر اسباب و علل کی منطق سے سمجھائی نہ جاسکے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ وجودی نہیں رکھتی۔ جس طرح یہ بتانا مشکل ہے کہ قطرے پر گہر بننے تک کیا گذرتی ہے اسی طرح یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ عملیات و نقوش کی اثر اندازی کی سائنس کیا ہے؟

لیکن یہ معروضات ہو جاتا ہے کہ ان چیزوں کی حقیقت مسلم ہے اور اگر علم عقل کی گہرائی سے کام لیں تو ان میں کی کوئی چیز بشرطیکہ اس کا استعمال غیر محدود نہ ہو تو شرفاً جائز ہے۔

مولانا حسن الہا شہی کی مرتب کردہ

اعمال و کجاد

ضرور پڑھیں۔ وہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے

اعداد نکالنے کے اصول

ہمزہ کا عدد اس کے استعمال کی بنا پر لیتے ہیں۔ بعض جگہ الف کی آواز دیتا ہے۔ جہاں یہ صاف طور پر الف کی آواز دیتا ہے وہاں اس کا ایک عدد شمار کرتے ہیں۔ بعض جگہ بی کے بجائے بوتا ہے وہاں اس کے دس عدد شمار کرتے ہیں بعض جگہ اس کو کلیۃً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً عطار اللہ میں الف کے بجائے یہاں اس کا ایک عدد شمار کریں۔ یہاں میں بھی الف کی جگہ شمار کر کے ایک عدد لیں گے۔ مہر النساء میں ہمزہ ساکن ہے اگر آخر میں ہمزہ نہیں نکلیں تو لام درست سمجھا جائیگا۔ اسلئے یہاں اس کے عدد کو نظر انداز کر دیا جائیگا۔ رؤف میں پیش کے قائم مقام ہے یہاں بھی نظر انداز کریں گے۔ رئیس میں ہمزہ ی کی تحریر ہے اصل خط ہے رئیس۔ یہاں اس کے دس عدد مانے جائیں گے۔

عام طور پر اعداد نکالنے کا اصول یہ ہے کہ ممکنہ ترقی حروف کے اعداد لئے جاتے ہیں جو اعداد کھینے میں آجاتے ہیں خواہ بولنے میں نہ آئے ہوں ان کے اعداد شمار کئے جاتے ہیں مثلاً عبدالرحمن میں ال بولنے میں نہیں آتا۔ لیکن کھینے میں آتا ہے اسلئے عبدالرحمن میں ال کے ۳۱ اعداد شمار کئے جائیں گے۔ اذخلاً میں آخری الف بولنے اور پڑھنے میں نہیں آتا لیکن کھینے میں آتا ہے اسلئے اس کا عدد شمار ہوگا اسی طرح حرف و مل کا عدد بھی شمار ہوگا جیسے واخلاً و لوم کا الف پڑھنے میں نہیں آتا۔ لیکن چونکہ کھینے میں آتا ہے اسلئے اس کا عدد شمار کیا جائے گا۔ زیر زیر پیش، مد اور کھرا زبر کا کوئی عدد شمار نہیں ہوتا تشدید بھی شمار نہیں ہوتی۔ مثلاً فزع میں مردو بار پر بھی جارہی ہے کھینے میں ایک بار آتی ہے اسلئے اس کے ۲۰۰ عدد شمار ہوں۔ البتہ اللہ میں ال مشدّد نہیں ہے بلکہ دلا میں اسلئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعتراف حقیقت

علم نجوم کے تمام ماہرین اور روحانی عملیات کے تمام کا ملین اس سے بات پر متفق ہیں کہ اعداد اور ہندسے انسانی زندگی پر یقینی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور صرف انسانوں ہی کی زندگی پر نہیں بلکہ دن، سال، موسم اور دیگر بے شمار حقائق پر اعداد کی دسترس بکھر رہی صاف صاف دکھائی دیتی ہے اور جاننے والے اور ماننے والے کو واضح طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اعداد کی حکومت چپے چپے اور لوٹے بوٹے پر ہے، اور تمام دنیا کا نظام اسبابی طور پر اعداد اور الفاظ کے ماتحت ہے۔

یہ وسیع اور عریض دنیا بلاشبہ دارالاسباب ہے اور مسبب الاسباب ہے اس پوری دنیا کو لاریب اسباب فعل کے ماتحت پیدا کیا ہے چنانچہ اس دنیا کی ہر تخلیق کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہوتی ہے، اے سبب نہ پانی پر رستا ہے نہ دھوپ نکلتی ہے نہ درخت پیدا ہوتے ہیں، اور نہ ہوا میں چلتی ہیں۔

مسبب الاسباب نے جس طرح اسبابی طور پر بے شمار حقائق پیدا کئے اس طرح اس نے حروف اور اعداد پیدا کئے، اور ہر حرف کی ایک الگ تشکیک حقیقت اور تاثیر پیدا کی گئی۔ الف کی اپنی ایک حیثیت ہے اس کا اپنا ایک اثر ہے اور اس کی اپنی ایک طاقت ہے، جو کام الف کے ذریعہ ممکن ہے اسے ہے، تے اور جیم انجام نہیں دے سکتے، ہم انشاء اللہ رفتہ رفتہ ماہرہ فلسفاتی دنیا کے ذریعہ اپنے قارئین کو یہ بتائیں گے کہ ہر حرف اپنی ایک خصوصیت

دونوں لام کے اعداد شمار کئے جاتے ہیں۔ اسمعی، جمل، معنات جیسے حروف میں الف کی آواز موجود ہے۔ لیکن لکھنے میں نہیں آتا۔ اس لئے یہاں الف کا عدد شمار نہیں ہوگا۔ — یائے مقصورہ میں صرف ایک ہی کے عدد شمار ہوں گے۔ لک سے الف کا عدد شمار نہیں ہوگا۔ مثلاً الرضیٰ، المرتضیٰ، عیسیٰ، موسیٰ علی جیسے حروف میں ہی کے دس عدد شمار ہوں گے۔ حالانکہ آواز الف کی ہے لیکن چونکہ لکھنے میں ہی آتی ہے اس لئے اعداد ہی کے لئے جائیں گے۔

تائے طویل کے اعداد ۴۰ مانے جاتے ہیں۔ جیسے ذات، بات، بجلت، کائنات، واردات، وغیرہ میں جوت ہے اس کے ۴۰ عدد شمار ہوں گے۔ اور تائے ثانیہ کے اعداد پانچ لئے جائیں گے۔ جیسے صلوة، زکوٰۃ وغیرہ میں جوتائے ثانیہ جوتی ہے اس کو ۵ کے قاضی مقام مان کر عدد لیں گے۔

● نام کے اعداد کے بارے میں یہ اصول یاد رکھیں کہ جو نام گھر، باہر، اسکول، سڑکیں، کشتوں میں، مستعمل ہو یا بیابان و صحرا وغیرہ میں درج ہو یا راشن کارڈوں میں درج ہو وہی لیا جائے خواہ میدانی یا شہری نام کچھ اور ہو جو قوت کا وہ نام ناقابل اعتبار ہوگا جو مستعمل ہو یا جو نکاح نام میں درج ہو۔

ذات، لقب، کنیت، تخلص کے الفاظ مثلاً سید شیخ، صدیقی، عثمانی، قریشی، انصاری، آغا، مرزا، بیگ، خان، منشی، جیکر، ڈاکٹر، مولانا، قاری وغیرہ نام کا حصہ نہیں ہیں اس لئے نام کے ساتھ ان کے اعداد شمار نہ ہوں گے۔

واضح رہے کہ اگر نام کے اعداد نکالنے میں بنیادی اصولوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو اعداد غلط برآمد ہوں گے اور صحیح نتائج تک پہنچنا مشکل ہوگا۔ اس لئے علم اعداد سے مستفیض ہونے والے حضرات ان بنیادی اصولوں کو پیش نظر رکھیں۔

رکھتا ہے اور ہر حرف کا اپنا ایک موشل ہے۔ بالکل اسی طرح پُروردگار عالم نے اعداد اور ہندسوں کو بھی الگ تھک خصوصیات عطا کی ہیں، ایک سے لے کر نو تک کوئی بھی ہندسہ ایسا نہیں ہے کہ جس کی اپنی اہمیت اور خصوصیت نہ ہو، اور جس کی اپنی قیلم شدہ قوت نہ ہو اور جو اپنے تحت پر اثر انداز نہ ہوتا ہو۔ جس طرح ہر حرف اپنی ایک طاقت رکھتا ہے اور جس طرح وہ بفضل خداوندی موزوں ہے اسی طرح ہر ہندسہ اور عدد کی اپنی ایک بساط اور اپنی ایک شان ہے اور ان کے حکم اور فضل سے یہ ہندسہ اور عدد اپنے ماتحت پر اثر انداز ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔

علم الادب کوئی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ علم بہت پرانا ہے، زمانہ قدیم میں ارباب ضرور اہل ہونان اس علم میں مہارت رکھتے تھے۔ بعد ازاں ہندوؤں نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا اور مختلف ریاضتوں کے ذریعہ اسے بام غرور تک پہنچایا، لیکن ہندوؤں میں اس علم کی بہادری اور اس چراغ کے اجالے صرف ہندوؤں اور سادھوؤں کے گھروں تک محدود رہے انھوں نے اپنی طبیعت کے بغل اور تنگ نظری کی وجہ سے اس علم کی کچھتوں کو عام تک نہیں پہنچنے دیا۔ اور اس طرح اعداد کا علم ہندوستان میں چند روایتی ہندوؤں اور چند بوسیدہ کتابوں میں مدفون ہو کر رہ گیا اور اس طرح اس علم کی بولائیاں پامال ہو کر رہ گئیں۔ لیکن پچھلے چند سالوں سے اعداد کا علم پھر نئی نئی کتابوں کی زینت بن گیا۔ اس علم کی قسمت کا آفتاب وقت پر پھر طلوع ہوا، مقبولیت اور شہرت پھر اس علم کا مقدر بنی، عوام خواص نے پھر اس کی طرف رجوع کیا، دس ہندو سال کی مختصر میں سینکڑوں کتابیں اس موضوع پر ہندوستان و پاکستان میں چھپ کر دنیا سے علم و معرفت میں بکھر گئیں اور اس

طرح وہ عظیم سرمایہ ہے تنگ نظر ہندوؤں نے اپنی ارض ذہن میں چھپا رکھا تھا پھر ابھر کر منظر عام پر آ گیا، اور یہ سرمایہ اب اس قدر پھیل چکا ہے کہ اسے ہل چلنا سے مخفی رکھنا ناممکن نہیں ہو گا۔ اب یہ دھوپ کی طرح پھیلے گا اور ہوائی طرح بکھرے گا۔ اور دانش کی طرح برے گار۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ دنیا میں اربوں کھربوں کا حساب اصطلاحاً اعداد پر مشتمل ہے، علم الادب میں اصل حقیقت مفرد ہندسے ہی کی ہے اس کے بعد جو بھی صورت سامنے آئے گی وہ مرکب کی ہو گی اور ہر مرکب ہندسہ کو استنتاج کے ذریعہ مفرد بنایا جائے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ علم الادب میں صفر کا کوئی مقام نہیں ہے، وہ قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتا کیونکہ صفر ذاتی طور پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ ہمیشہ کسی دوسرے ہندسہ کے دائیں طرف کھڑے ہو کر اپنی حیثیت بناتا ہے، اور ایسا اسی وقت ممکن ہے جب مرکب عدد کا علم الادب میں کوئی مقام ہو، اس لئے صفر کو صاف ہی کر دیا جاتا ہے۔

اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں ۲۹۰۰ ایک عدد ہے اسے استنتاج کے ذریعہ مفرد بنانا ہے۔ سب سے پہلے ہم صفر کو صاف کر دیں اب باقی رہا ۲۹ اسے آپس میں جوڑیں گے، اس جوڑی کو استنتاج کہتے ہیں ۹ اور ۲ گیارہ ہونے۔ اب بھی یہ عدد مرکب ہی رہا اس لئے ا کو بھی باہم جمع کریں گے، ایک اور ایک دو ہو گئے گویا ۲۹ کا مفرد استنتاج کے ذریعہ ۲۴ رہا، اس طرح تمام ناموں تار بنجوں، گڈڑی، اور فون کے نمبروں وغیرہ کا مفرد عدد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حروف بھی میں الف کا ایک عدد متعین ہے، آئی کے تین متعین ہیں

ق کے ... اسواورغین کے ... اہزار عدد متعین ہیں۔ لیکن علم الاعداد میں، ی
ق اور غین الف کے قائم مقام ہیں، اس لئے علم الاعداد میں صفر کی کوئی
حیثیت ہی نہیں ہے۔ ذیل میں ہم تمام حروف کی نمبر پیش کر رہے ہیں
تاکہ ناظرین کو یہ اندازہ ہو جائے کہ کون سے حروف کس حرف کے قائم مقام ہیں

۱	الف کے نمبر	ی، ق، غ، ہیں
۲	ب کے نمبر	پ، ک، گ، ر اور ہیں
۳	ج کے نمبر	چ، ہ، ل، اور ش ہیں
۴	د کے نمبر	ڈ، م، ت اور ش ہیں
۵	ہ کے نمبر	ن، ث
۶	ز کے نمبر	ذ، ر، ع اور ہیں
۷	ح کے نمبر	ف، اور ض ہیں
۸	ط کے نمبر	ص اور ظ ہیں

اب فرض کریں کہ ہیں اقبال کے نام کے اعداد نکالنے میں تو اس کا
نتیجہ یہ ہے۔

۱	الف کا نمبر
۱	ق کا نمبر
۲	ب کا نمبر
۱	الف کا نمبر
۳	ل کا نمبر

(کیونکہ ج کے تابع ہے)

اقبال کے اعداد دوسرے طریقے سے بھی نکل سکتے ہیں یا ہم اعداد کو جمع
کر کے جسے استنطاق کہتے ہیں۔

۱	شذ الف کا نمبر ایک ہے
۱۰۰	اور ق کے نمبر ہیں
۲	ب کے نمبر ہیں
۱	الف کا نمبر
۳۰	ل کے نمبر ہیں
۱۳۳	

اب انہیں باہم جمع کرو ۳۰ اور ۳ ہوئے ۷ اور ایک ہوئے ۸۔ اب
بھی ۸ ہی عدد بنا۔

بہر کیف کسی بھی طرح کریں اقبال کا مفرد عدد ۸ بنے گا، اور یہ ۸
عدد اقبال کا عدد ذات کہلائے گا۔ یہ عدد اقبال کی شخصیت اور اس کے
مزاج کی کیفیت کو بیان کرے گا۔

ہر شخص کا ایک عدد ذاتی ہوتا ہے جو اس کے نام سے برآمد ہوتا ہے
اور ایک عدد قسمت ہوتا ہے جو تاریخ پیدائش سے نکلتا ہے، عدد ذاتی
نام بدل دینے سے بدل جاتا ہے، لہذا انسان کی خصوصیات بھی بدل
سکتی ہیں۔ البتہ عدد قسمت چونکہ تاریخ پیدائش سے برآمد ہوتا ہے۔ لہذا
اُسے بدل دینا ممکن نہیں ہے کیونکہ تاریخ پیدائش کسی کی نہیں بدل جاسکتی
تاریخ پیدائش کا عدد نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ فرض کریں کہ اقبال
۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو پیدا ہوا، تو اس کی تاریخ پیدائش کو اس طرح لکھیں۔

$$= 1 + 10 + 1963$$

۱۰ اسے مراد ماہ اکتوبر — کیونکہ مہینوں کی ترتیب میں یہ مہینہ دواں
ہی ہے۔ اگر پیدائش نومبر کی ہوتی تو ۱۱ بجائے ۱۱ لکھتے۔ اب اس
کو آپس میں استنطاق کیا — ۷ کا بنا ۱۰، ۸ کا بنا ۱۰، ۹ کا بنا ۱۰، ۶ کا بنا ۱۰ پھر

۹ کو باجم مع کیا تو بنا ۱۰ صفر اڑا دیا تو باقی رہا ایک ۸ اور ایک اور ایک
کو جمع کیا تو ۱۰ بنا صفر اڑا دیا تو ایک رہا۔ گو یا کہ اگر کتبہ ۱۹۶۳ میں پیدا
ہوئے والے انسان کا عدد قیمت ایک ہے۔
یہ عدد قیمت انسان کی تقدیر کے نشیب و فراز پر پوری طرح روشنی
ڈالتا ہے اور بتاتا ہے کہ اس کی زندگی میں کب کب بڑے اور اچھے حالات
پیدا ہوں گے اور اندازاً اس کی عمر کتنی ہوگی۔ واضح رہے کہ یہ تمام باتیں علم
غیب کے دائرے میں نہیں آتیں کہ خلاف شریعت قرار دیا جائے تاہم ان باتوں
کو حدیثی صریح کچھ لینا بھی مناسب نہیں ہے اس لئے کلمہ وحی کے علاوہ
ہر علم میں سہو اور خطا کا امکان موجود ہے لیکن اس طرح کے علوم کی سرے
سے تکذیب و تردید کر دینا بھی سراسر نادانی ہے۔ ہم اس طرح کے علوم
کے ذریعہ نکالے ہوئے اندازوں کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی میں
اعتدال کی راہ اختیار کر سکتے ہیں لیکن یقیناً یہی دل میں جاگزیں ہونا چاہئے
کہ ہو گا تو وہی جو اللہ چاہے گا۔
اعداد کی مسلمہ قوت و حیثیت کا انکار اگر کر سکتے ہیں تو صرف وہی
لوگ کر سکتے ہیں جو اس علم سے نااہل ہیں، چونکہ ان پچاروں کو اس علم کی
آگہی نصیب ہی نہیں اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ علم ہوائی ہے حقیقت
اس کی کچھ بھی نہیں۔ چنگ و زر کو دن میں کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن اس کا مطلب
یہ نہیں کہ دن میں حقائق دنیا میں باقی نہیں رہتے۔ نظر آنا اس کی اپنی بنیاد
کا قصور ہے۔ اسی طرح جن لوگوں کو کسی چیز کا علم نہیں تو یہ ان کی کم علمی ہے
لیکن ان کی کم علمی کی وجہ سے پہاڑ جیسے حقائق کی تکذیب نہیں ہو جاتی۔
آج کل کیوٹر کا دور ہے اور کمپیوٹر نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ

فت قرآن حکیم میں ۱۹ کے عدد کی ایک حیثیت ہے ۱۹ بسم اللہ کے حروف میں
اور یہی بسم اللہ یعنی ۱۹ کا عدد پورے قرآن مجید کی حقانیت ثابت کرنے کا
آلہ ہے تفصیل کا موقع نہیں دے رہا ہم یہ بتانے کہ ۱۹ کا عدد کیوں کر معیار ہے
اور اس کے ذریعہ سے کسی طرح قرآن حکیم کی حقانیت کا ثبوت ملتا ہے بلکہ
لیکن یہاں ہم ایک بات ناظرین کی دلچسپی کے لئے ضرور نقل کریں گے
سورۃعلق قرآن حکیم کی وہ سورت ہے جس کی ابتدائی آیات بطور بسم اللہ
نازل ہوئیں اس سورۃ کا آغاز بھی ایسی الفاظ ہوا، اقرا بسم ربک، گویا
کہ اس سورۃ کے ابتدائی الفاظ میں بھی بسم اللہ موجود ہے یہ سورت ترتیب کے
حساب سے تیسویں پارے کی ۱۹ ویں سورت ہے، بسم اللہ کے ۱۹ حروف میں
اور جس سورۃ کے ابتدائی کلمات بطور بسم اللہ نازل ہوئے، وہ ترتیب کے
حفاظ سے آخری پارے کی ۱۹ ویں سورۃ ہے اور اس سورت میں ۱۹ ہی آیات
میں کیا یہ صرف اتفاق ہے؛ اور سورۃ نمل جس میں پوری بسم اللہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم، نازل ہوئی، وہ ۱۹ ویں پارے میں ہے کیا یہ بھی اتفاق
ہے؟ یہ محض اتفاقات نہیں ہیں بلکہ یہ سب کچھ ایک بیچے تھے حساب کی نشانی
کرتے ہیں اور ہمیں کلام اللہ کے سلسلے میں غور فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔
اعداد کا سحر اگر کہیں بھی صرف اتفاق نہیں ہوتا بلکہ اعداد کا سحر اگر ایسی
حقیقت کی طرف نشاندہی کرتا ہے جو عام کی نظروں سے ستور ہے۔
اعداد کو چھوڑتے آپ کے دن تاریخ میں اگر سحر ہو تو اُسے صرف اتفاق سمجھ
لینا بہت بڑی نادانی ہے دن اور تاریخ کا سحر اگر بھی اللہ کی طرف سے مقرر
ہے راقم الحروف کا مرتب کردہ کتابچہ قرآن مجید کی عددی معلومات دیکھئے، اُسے
مکتبہ العزیز دہلی دوسرے نے شائع کیا ہے۔ ۱۳

ہوتا ہے اور یہ نیکو اس کی قدرت کے کسی کسی کوشش کی طرف ہماری توجہ مبذول کرتا ہے بشرطیکہ اس خور و فکر کی عادت ہو، ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہر چیز کو صرف سلسلہ اتفاق سمجھ لیتے ہیں اور کسی بھی معاملہ میں خور و فکر کی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کو پیدا ہوئے، میری کے دن آپ نے ہجرت کی اور میری کے دن آپ کا وصال ہوا، کیا یہ محض اتفاق تھا؟ آپ ربیع الاول کے مہینے میں پیدا ہوئے۔ ربیع الاول کہاں کے مہینے میں وفات ہوئی کیا محض یہ بھی ایک اتفاق ہی تھا، نہیں میرے دو دستوار میرے بزرگوں نے باتیں اتفاق نہیں تھیں بلکہ باتیں اور اس طرح کی اور دوسری بے شمار باتیں قدرت کے ایک حسابی نظام کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتے ہیں ایک حساب کے تحت کرتے ہیں، خواہ مخواہ کچھ نہیں ہوتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمد کے عدد مفروضہ ۲۰ ہیں اور منکر جو آپ کی جائے پیدائش ہے اس کے عدد مفروضہ ۲۰ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا انتقال جب ہوا تو آپ کی عمر ۵ سال و ۱۰ ماہ ۱۰ دن تھی۔

جب آپ نے شام کا سفر کیا اس وقت آپ کی عمر ۱۲ سال ۱۰ ماہ ۲ دن تھی۔

حضرت خدیجہ سے جب آپ کا پہلا نکاح ہوا اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال ۲ ماہ ۵ دن تھی۔

ہجرت کے بعد آپ کی وفات صبح ۱۰ سال ۲ ماہ ۲ دن بعد ہوئی۔ اور کبھی ایسی تفصیلات پیش کی جاسکتی ہیں جس میں دو ماہ اور ۱۰ دن کی تکرار

سلسلہ ملتی رہی، اسی طرح آپ کی زندگی میں ۹ کے عدد کو بھی اہمیت حاصل رہی۔

۱۵ برس ۹ ماہ کی عمر میں معراج ہوئی۔ ہجرت کے نو ماہ ۱۰ دن بعد حضرت عائشہؓ آپ کے گھر آئیں اور اس وقت حضرت عائشہ مدینہؓ کی عمر ۹ سال تھی۔

ہجرت کے نو ماہ بعد غزوہ بدر ہوا، وغیرہ۔ یہ تمام تفصیلات ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو اس کے عام و خاص افراد کو اور حد یہ ہے کہ اپنے رسولوں اور پیروں کو ایک خاص حساب کے ساتھ پیدا کر کے اور مخصوص حسابی نظام کے تحت انھیں اس دنیا میں رکھا ہے اور اسی حسابی نظام کے تحت وہ اس دنیا کی رخصت ہوئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر بالافتاق ۶۳ سال تھی ۶۳ سال کا عدد مفروضہ ۹ ہی بنتا ہے۔ ان تمام باتوں کو محض اتفاق سمجھنا علم الاعداد سے نااہل ہونے کی علامت ہے۔

آئیے اب ایک اور حوالہ حقیقت کی طرف نظر ڈالیں جو ۳ کے عدد کے باقی رہی۔ ۵۱۵ میں انگریزوں نے مغلیہ سلطنت کو تیس تیس کر کے اقتدار پر قبضہ کیا اور اپنے اقتدار کو مستحکم بنانے کے لئے ہندو اور مسلمانوں میں تفریق کے بیج بونے اور باری باری مسجدیں تھک تھک مسدود کر دیں پہلی بار ۱۸۵۷ء میں فوجیوں نے ہندو باری مسجد کے نام پر ہندو مسلم فساد ہوا ۱۸۵۷ء کو استتفا کیا، ۵ اور ۵ ہوئے ۱۳ — ۱۳ اور ۵ ہوئے ۲۰ — ۲۰ اور ایک ہوئے ۲۱ پھر ۲۱ کو باہم استتفا کیا تو ۳ عدد مفروضہ حاصل ہوا، گویا کہ ۲۱ سے ۳ بنا۔

۱۸۵۷ء میں انگریز تفریق آزادی کے سامنے پسپا ہو گئے اور انھیں

ہندوستان چھوڑ کر جانا پڑا جاتے جاتے جہاں انھوں نے ملک کی تقسیم کا فیصلہ کیا وہیں یہ حرکت بھی کی کہ ملک سے جاتے جاتے باری مسجد کا قصد کیا پھر زندہ کر گئے اس کے نتیجہ میں ۱۹۴۷ء میں باری مسجد قفل کر دی گئی۔ ۱۹۴۷ء کو استنطاق کرو۔ تو ۲۱ بن کر ۳ عدد مفرد حاصل ہو گا۔ بالآخر ۱۹۴۷ء میں یہ مسجد شہید کر دی گئی۔ ۱۹۴۷ء کو استنطاق کیجئے ۲۱ بن کر ۳ عدد مفرد حاصل ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حسابی نظام کی وجہ سے باری مسجد عدد ۳۰ کا تحت رہا، اس حساب کی رو سے باری مسجد کی دوبارہ اسی جگہ تعمیر ۱۹۴۷ء میں انشاء اللہ متوقع ہے اس سے پہلے ممکن نہیں ہے۔

مفرد اعداد کا لئے کا طریقہ

نام کا عدد ذاتی نکالنے کا قاعدہ اگرچہ صفحہ نمبر ۱ پر بیان کر دیا گیا ہے لیکن اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے ایک مثال پھر بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً عبد الحمید کے نام کا عدد ذاتی حاصل کرنا ہے تو اس طرح کریں گے۔

ج	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
د	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ا	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ح	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ز	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
س	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
د	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

۳۰

کل اعداد ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ کا استنطاق کیا یعنی اس کو اکائی میں تبدیل کیا تو ۷ حاصل ہوئے۔ معلوم یہ ہو کہ عبد الحمید کا عدد ذاتی ۷ ہے۔ ان تمام حروف کا عدد ذاتی نکال کر ان کے مزاج کی کیفیات معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اس تمہید کے بعد اب ہم ایک سے لے کر ۹ عدد ذاتی تک ان کی الگ الگ خصوصیات پر تفصیلی گفت گو کریں گے۔ اس سے پہلے کہ یہ گفت گو قارئین کے لئے نہ صرف یہ کہ دلچسپی کا باعث ہوگی بلکہ انھیں اس بات کا بھی اندازہ ہو جائے گا کہ اعداد انسان کی شخصیات پر پوری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

ایک نمبر کی خصوصیات

۱ نمبر دراصل شمس ستارے کا نمبر ہے۔ یہ نمبر مضبوط ناقابل تسخیر اور ایک عظیم الشان علوت اور لامتناہی قوت کا حامل ہے۔ ۱ نمبر عظم الاعاویں پہلا نمبر ہے۔ اور یہ نمبر دوسرے نمبروں کے مقابلے میں اہم نمبر ہے۔ یہ نمبر آزادی اور خود مختاری پر دلالت کرتا ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۱ ہو گا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف پائے جائیں گے۔

دوسروں پر اعتماد کرنے کی عادت، حدود و تقیین، طاقت، ملکیت اور سرداری کا حصول، اقتدار کی آرزو، دیانت و امانت میں بے مثال، آخری حد تک قابل بھروسہ، جسٹ پسند و بخیرہ۔

جن حضرات کا عدد ذاتی ۱ ہو گا ان میں مندرجہ ذیل تخریبی اوصاف موجود ہوں گے۔

قرض لینے کی عادت، ایسے لوگ بالعموم مقروض رہتے ہیں، معمولی درجہ کا غور و لائح مزاج میں حیا ہونے کے باوجود قدرے آوارگی، فضول فرفری کی عادت، خود نمائی کا عیب، اپنوں سے محبت کرنے کے باوجود جدوجہد اور الگ الگ رہنے کا مزاج وغیرہ۔

آئیے اب تفصیل کے ساتھ اس نمبر کی خصوصیات پر روشنی ڈالیں،
مذکورہ والوں کا خصوصی مزاج، جن لوگوں کا عہد ذاتی مل ہو وہ نہ
نئے خیالات کے مالک ہوتے ہیں اور ان میں فی فی چیزیں ایجاد کرنے کی
صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ لوگ مضبوط قوتِ لادوی کے مالک ہوتے ہیں، ان کے
خیالات اور سوچ و فکر میں بے پناہ مضبوطی ہوتی ہے۔ گردن بیل و نہار اور
تقدیر کے نشیب و فراز انھیں کسی طور یا وس نہیں کر پاتے یہ ہمیشہ حال
میں مطمئن اور اپنی مصروفیات میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ خود نمائی
کے عیب میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں نمایاں ہونے کی صلاحیت بھی
ہوتی ہے۔ پیشوا، امام اور قوم کا لیڈر بننے کا انھیں نہ صرف شوق ہوتا ہے بلکہ
جنون کی حد تک ان کو سب سے آگے رہنے کی لگن ہوتی ہے اور یہ اپنے مقصد
میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ آسانی سے کسی کا اثر قبول نہیں
کرتے۔ اگر ایسے لوگ گمراہ ہو جائیں تو انھیں سیدھے راستے پر لانا بہت دشوار
ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے عزائم اور مقاصد میں کسی بھی رکاوٹ کو برداشت نہیں
کرتے ایسے لوگ برہمیت پر اپنی بات نوانے کے کمر بھان میں بڑی طرح مبتلا
ہوتے ہیں۔ اگر انھیں ماحول اچھا نہ ملے یا اگر خارجی اثرات ان کی زندگی کی
راہوں میں فصل انداز ہونے لگیں تو یہ لوگ حد درجہ ضدی، خود غرض، وکیٹر
بلکہ غنڈے بن کر رہ جاتے ہیں۔ اس نمبر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ

اس کے حاملین اپنے تمام کام اپنے ہاتھوں سے یا اپنی نگرانی میں انجام
دینے کے خواہر ہوتے ہیں اور ان کے اندر حالات سے مقابلہ کرنے کی
قابل ہیرت حد تک صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ بے شک دوسروں پر جلد اعتماد
کر لیتے ہیں۔ لیکن انھیں پوری طرح سحر کر لینا آسان نہیں ہوتا۔ جو صدمہ
ضد اور حرارت و جہارت کے باوجود ان میں خوشامد کا معمولی سا مادہ ہوتا ہے
جو ان کو کبھی کبھی نقصان بھی پہنچاتا ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں صرف اپنے تصور
کی آبیاری دیکھنے کے آرزو مند ہو کر رہتے ہیں۔

شخصیت

انہر ایک والے حضرات پہلی ہی ملاقات میں دوسروں پر اثر
انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے طبقے
میں کسی کسی طرح لیڈر اور صدر مجلس بن ہی جاتے ہیں۔ اپنے طبقے میں ان
لوگوں کا مقام ہمیشہ نمایاں رہتا ہے اور یہ لوگ جہاں جاتے ہیں اپنی
قوتِ گفتار کی وجہ سے مقبول ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جب کسی سے ناراض
ہو جاتے ہیں تو پھر انتقام پر اتر آتے ہیں۔ اور کافی عرصہ تک دشمن سے بدلہ
لینے کی فکر میں رہا کرتے ہیں۔ یہ لوگ عام طور پر اپنے دلی جذبات
کو اپنے دوستوں اور ہمراہوں سے بھی مخفی رکھتے ہیں اور جلدی سے کسی پر
اپنا راز ظاہر نہیں کرتے۔

صحت

عام طور پر مذکورہ والوں کی صحت اچھی ہوتی ہے۔ ان کا
جسم مضبوط ہوتا ہے، البتہ کبھی کبھی مصروفیات کی وجہ سے
صحت پر برے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔ نمبر والوں کے چہرے
پر کچھ واضح بھی نمایاں ہو جاتے ہیں جو صحت کی طرف سے ان کی لاپرواہی
کی علامت ہو کر رہتے ہیں۔

نوعان دنیا و آخرت

محبت اور شادی

نہایت والے حضرات کو اگر کسی لڑکی سے محبت ہو جائے تو وہ اپنی جان کی بازی لگا دینے سے بھی گریز نہیں کرتے اور اگر کوئی اس کا رقیب ہو جائے تو اس کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ محبت کے معاملے میں یہ لوگ انتہا درجہ کے خود غرض ہوتے ہیں۔ اور اس خود غرضی میں کبھی کبھار گزرتے ہیں۔ شادی ایسے لوگوں کی بالعموم کامیاب ہو جاتی ہے کیونکہ نہایت والے حضرات اپنی شریک حیات کے لئے ایک نعمت خداوندی ثابت ہوتے ہیں ان کی شادی اگر ۲ یا ۳ یا ۴ عدد دوائی عورتوں سے ہو جائے تو زندگی پر کیف گزرتی ہے اگر بالاتفاق ان کی شادی ایسی کسی عورت سے ہو جائے جس کا عدد ذاتی ۸ یا ۹ ہو تو پھر زندگی اجیرن بن جاتی ہے اور گھر بھر حالات دن بدن بگڑتے ہی رہتے ہیں۔

ملازمت اور پیشے

جن لوگوں کا عدد ذاتی ۱۰ ہوتا ہے ایسے لوگ خود کو اس ہی کام کے لئے وقف کر دیتے ہیں جو وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے کام کی معراج تک پہنچنے کی دمن میں گئے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر آرٹسٹ اور تخلیق کار ہوں تو بلند ترین مقام تک پہنچنے میں سرگرداں رہتے ہیں۔ مثلاً صحافت کے پیشے میں ایسے لوگ مضمون نگار بننے پر قناعت نہیں کرتے بلکہ ایڈیٹر بننے کی آرزو میں پریشان رہتے ہیں۔ تجارت زراعت اور کسی بھی طرح کے کاروبار میں ایسے لوگ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ ملازم کی حیثیت سے بھی یہ لوگ فرض شناس، محنتی اور وفادار ثابت ہوتے ہیں۔

مالی حالات

نمبر ایک والے اپنی قابلیت اور صلاحیت کی وجہ سے بڑے سرمایہ دار بن سکتے ہیں۔ تقدیر ایسے لوگوں کا ساتھ دیتی ہے۔ حالات بھی بالعموم سازگار رہتے ہیں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود یہ لوگ خالی ہاتھ نظر آتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ محنت سے دولت حاصل کرنے کے باوجود فضول خرچی سے اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ نمبر ایک والے حضرات بالعموم مقروض ہی رہتے ہیں اور یہ فضول خرچیوں کی بنیاد ہوتا ہے

ضروری یادداشت

انگریزی مہینے کی پہلی ۱۰، ۱۹، ۲۸ یا ۳۱ تاریخوں میں پیدا ہونے والے حضرات بھی ایک نمبر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ وہ حضرات جن کا عدد ذاتی ایک ہو یا جو حضرات مذکورہ تاریخوں میں سے کسی بھی تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں وہ حضرات اگر اپنے کاروبار یا کسی بھی نئے کام کا ابتداء یکم، ۱۰، ۱۹، ۲۸ یا ۳۱ تاریخ میں سے کسی تاریخ میں کریں تو کامیابی کے امکانات زیادہ ہوں گے۔

اگر یہ لوگ ۲۳ جولائی اور ۲۳ اگست کے درمیان یا ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان کسی کاروبار کی شروعات کریں تو ان شاء اللہ خوش بختی ان کے قدم چمکے گی۔ اتوار کا دن ان لوگوں کے لئے خوش بختی کا دن ہے۔ اور پھر بھی کچھ موافق ہے۔ بیلا رنگ اور سنہارا رنگ ان کے لئے موزوں ہے۔ ایسے لوگ انگوٹھی کا گنبد اگر سبز یا بیلا استعمال کریں اور اپنی خواب گاہ میں اگر پہلے یا سنہرے رنگ کے پردے ڈالیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

دو نمبر کی خصوصیات

۲ نمبر قمر ستارے کا نمبر ہے۔ یہ نمبر بخیریدگی، توازن اور بردباری کا نمبر ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۲ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تعبیری اوصاف پائے جائیں گے۔

ساتھ نبھانے کی عادت، قربت و رفاقت کا جذبہ، دوسروں پر بھروسہ کرنے کا مزاج، خورد و خوراک کی اعلیٰ صلاحیت، نجی زندگی میں سادگی کا چلن، طبیعت میں بھولا پن وغیرہ۔

جن حضرات کا عدد ذاتی ۲ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تقریبی اوصاف نمایاں ہوں گے۔
زود اعتباری، معمولی درجہ کا صدقہ کا مادہ، وجہ کا شرمیلہ پن، دل و باطن میں اضطراب، دوسروں کی طرف جلد میلان ہونے کی عادت وغیرہ۔

دو نمبر سے تعلق رکھنے والے حد درجہ سمجیدہ، فکر مند اور سنجیدہ ہوتی

۲ نمبر والوں کا خصوصی مزاج

طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، ان میں کمال درجے کی صفت ہوتی ہے کہ اپنی بات کو اچھے پیرائے میں بیان کرتے ہیں اور اپنے خیالات کی آسانی تاہم حاصل کر لیتے ہیں ان میں یہ وصف بھی ہوتا ہے کہ دوسروں کی معقول بات کو قبول کر لیتے ہیں۔ کٹ جتنی اور ہٹ دھرمی سے یہ لوگ بالعموم مجتنب رہتے ہیں۔ صلح جوئی اور مصلحت کوئی ان حضرات کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے۔ کم گوئی ان کی مخصوص صفت ہے۔ اور لوگوں سے کم ملنا جلتا بھی ان کی خاص عادت ہے۔ کم گوئی کی وجہ سے یہ لوگ بسا اوقات بدظنی اور بگمانی

شخصیت

کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ لوگ انھیں مغرور سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ یہ لوگ مغرور نہیں ہوتے۔ دوسروں کی مدد کرنا ان کی زندگی کا خاص مشغلہ ہوتا ہے جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہو وہ پہلی یا دوسری ملاقات میں کسی سے نہیں کھل پاتے یہ لوگ آہستہ آہستہ دوسروں کے قریب ہوتے ہیں۔ لیکن جب کسی کے قریب ہو جاتے ہیں تو پھر جلدی سے اس سے دور نہیں ہوتے وفاداری کا مظاہرہ کرنا اور دوسروں کی وفاداری کو قدر کی نگاہوں سے دیکھنا ان کی شخصیت کا جزو لاینفک ہوتا ہے۔

صحّت

جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہو ان کی صحت بہت زیادہ قابل رشک نہیں ہوتی اگرچہ ایسے لوگ کسی موذی مرض کا شکار بھی نہیں ہوتے لیکن ان کی صحت غیر معمولی اچھی کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی۔

محبت اور شادی

جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہو وہ اپنی شریک حیات کے ساتھ خوب وفا نبھاتے ہیں اور ان لوگوں میں ایثار اور قربانی کا بے پناہ جذبہ ہوتا ہے اور اسی جذبے کی وجہ سے وہ اپنے ساتھی کا دل جیت لیتے ہیں ان کے ساتھ اگر جفا بھی کی جائے تب بھی یہ وفاسے باز نہیں آتے۔ پیار کرنا ان کی مخصوص صفت ہے اور دوسرے لوگ بھی ان سے پیار کرتے ہیں۔ محبت کے معاملے میں نمبر ۳ والے حضرات مالا مال ہوتے ہیں۔ اور اپنی شریک حیات کے ساتھ وہ اچھی زندگی گزارنے کے پوری طرح اہل ہوتے ہیں۔ اس عدد کے لوگ اگرچہ محبت کرنے میں بے مثال ہوتے ہیں لیکن ان کی محبت پر جذبات غالب نہیں ہوتے بلکہ ان کی محبت کامل غور و فکر اور دافرحم و احتیاط سے پوری طرح بہرہ ور ہوتی ہے۔ ہر کس و ناکس کو دل دینے کے یہ قائل نہیں ہوتے

لیکن جسے دل دے دیتے ہیں اُن سے بگمائی کرنا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا۔

ملازمت اور پیشے
جن لوگوں کا عدد ذاتی ۲ ہو وہ لوگ ملازمت کے مقابلے میں کاروبار میں کامیاب رہتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ سخاوت اور بات کھلا ہونے کی وجہ سے دولت جمع کرنے سے بالعموم محروم رہتے ہیں۔ لوگوں کی مدد کرنے کی وجہ سے کبھی کبھی یہ لوگ مقروض ہو جاتے ہیں۔ رشتے داروں کو دینا اور دیگر پھرنے سے مطالبہ نہ کرنا اُن کی خاص کمزوری ہوتی ہے۔ اور اس کمزوری کی وجہ سے یہ لوگ بڑے بڑے نقصانات برداشت کرتے ہیں۔ اگر یہ اپنی اس کمزوری پر قبالو پا لیں تو دولت مند بنانا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ یہ لوگ چونکہ حساس اور جذباتی ہوتے ہیں اس لئے لوگوں پر اعتماد بے جا ان کی فطرت میں جاتی ہے۔ اور ان کی یہ فطرت انھیں اکثر مالی طور پر پریشان کرتی ہے۔

مالی حالات
جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہو یہ لوگ روپیہ پسند کرنے کی بے پناہ صلاحیتوں کے باوجود اپنی بعض کمزوریوں کی بنا پر اکثر فانی ہاتھ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اپنی پریشانی لوگوں سے چھپائے رکھتے ہیں۔

ضروری یا واداشت
جن حضرات کا عدد ذاتی ۲ ہو تاہم وہ بھی دو نمبر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بھی حضرات جو کسی انگریزی مہینے کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ میں پیدا ہوئے اسی عدد کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار یا کسی بھی نئے کام کی شروعات انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ سے کریں۔

ان تاریخوں میں کام کی شروعات سے کامیابی کے امکانات زیادہ ہوں گے۔ ان حضرات کے لئے بیکر کا دن خوش بختی کا دن ہے۔ اور اتوار اور جمعہ بھی کچھ موافق ہے۔ سبز اور سنہرا رنگ ان لوگوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے اور اگر یہ لوگ مروارید کی انگوٹھی بنوا کر پہنیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے مالی طور پر نفع بخش ثابت ہوگی۔

تین نمبر کی خصوصیات

تین نمبر کی خصوصیات :- ۳ نمبر دراصل مشتری سے تعلق رکھتا ہے جو لوگ کسی انگریزی مہینے کی ۳، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ میں پیدا ہوں ان کا عدد بھی یہی ہے۔ علاوہ ازیں جن کے نام کا مفرد عدد ۳ ہوتا ہو ان کا عدد ذاتی بھی یہی ہے۔ ۳ کا عدد انفرادیت پسندی، پختہ ارادے اور جوصلہ مندی کی علامت ہے۔ اس کے حامل حضرات دوسروں کے ماتحت رہ کر کام کرنا پسند نہیں کرتے یہ لوگ ہمیشہ اقتدار کے لئے جھاگ دوڑ کرتے نظر آتے ہیں۔ ہر کام میں باقاعدگی ان کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہو گا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔ متانت، فطرت کی آزادی، امید، فلسفہ پسندی، کاروباری ہوشیاری، لوگوں میں مقبولیت، ضابطوں کی پابندی وغنیہ۔

جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہو گا ان میں منفی اور تخریبی عادتیں نمایاں ہوں گی۔ گھمنڈ، غیر ذمہ داری، عیاری اور مکاری، نفس پرستی، منتقم مسزاجی، ایک مینلنگ وغیرہ کا مزاج، مبالغہ آمیزی کی عادت۔

آئیے اب تفصیل کے ساتھ اس نمبر کی خصوصیات پر نظر ڈالیں۔

۳ نمبر والوں کا خصوصی مزاج

جن لوگوں کا عدد ذاتی ۳ ہو گا وہ ہمیشہ یاسد کی اور
 اجتماعی سے ناخوش ہوں گے، مکمل آزادی کے قائل ہوں گے، حکومت
 کے شوقین ہوں گے، مذہبی اور مٹ دھرم ہوں گے۔ یہ لوگ ہمیشہ بچپنی
 اور اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔ ان کا مزاج جذباتی ہوتا ہے۔ غصہ جلدی
 آجاتا ہے۔ اور بات بات پر رو مایلی آجاتا ہے۔ ان میں یہ بھی خوبی ہوتی
 ہے کہ دوسروں کو جلد متاثر اور اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ دوسروں
 سے جلد متاثر نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ خود پسندی اور امانیت
 کا بڑی طرح شکار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خوشی اور خود نمائی کی خاطر مسلسل جدو
 جہد میں مصروف نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ پیٹھ پکچھے ہوتے ہیں انھیں کسی بھی
 معاملے میں راز دار بننا بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ دوسروں کا راز محفوظ
 نہیں رکھ پاتے۔ یہ لوگ اگر کسی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو بس ہاتھ دھو کر
 پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور اسے نقصان پہنچائے بغیر نہیں رہتے۔ یہ لوگ
 تفریح کے بھی دلدادہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی معمولی تفریح کی خاطر اپنا راز نقصان
 کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ حسن پسندی میں انتہا پسند ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر
 جگہ اپنا تسلط چاہتے ہیں اور بسا اوقات کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

شخصیت جن کا عدد ذاتی ۳ ہو ان میں مہمان نوازی کی خوبی
 عدد درجہ ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اپنے ہم معروض میں
 ممتاز اور محبوب رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی گفتگو سے دوسروں پر اثر انداز
 ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا بوجھ دوسروں کے کاندھے پر

ڈالے رہتے ہیں۔ اور دوسروں کی محنت سے خود فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ یہ
 لوگ پیسہ کمانے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اور مالدار بننے کے لئے
 ہر راہ سے گزر جاتے ہیں۔ یہ لوگ تنہائی سے بہت گھبراتے ہیں۔ ہر وقت
 محفلوں اور مجلسوں میں رہنا ان کا محبوب شغل ہوتا ہے۔

صحت جن لوگوں کا عدد ذاتی ۳ ہوتا ہے۔ ان کی صحت معتدل
 رہتی ہے۔ ویسے دیکھنے میں بالعموم یہ دُپٹے پٹے ہی ہوتے
 ہیں۔ لیکن دیکھنے میں یہ جتنے کمزور دکھائی دیتے ہیں فی الحقیقت اتنے کمزور
 نہیں ہوتے۔

محبت اور شادی جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہوتا ہے یہ دوسروں
 کی محبت میں جلدی گرفتار ہو جاتے ہیں بہت
 ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ اس نمبر کے لوگ اپنی ازدواجی زندگی اچھی طرح
 گذارتے ہیں۔ اور بیوی بچوں سے محبت کرنا ان کے معمولات میں شامل
 ہوتا ہے۔ بیوی کے ہوتے ہوئے بھی ایسے لوگ سیدھی مزاج کے ہونے
 کی وجہ سے کسی دوسری عورت کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں لیکن اپنے
 بیوی بچوں سے بے وفائی نہیں کرتے۔

ملازمت اور پیشے جن لوگوں کا عدد ذاتی ۳ ہوتا ہے وہ چونکہ
 کسی کی ماتحتی گوارہ نہیں کر پاتے اس لئے
 یہ لوگ ملازمت نہیں کر سکتے اور اگر کبھی ملازم ہو بھی جاتے ہیں۔ تو پھر بہت
 کشمکش کی زندگی گذارتے ہیں کیونکہ احکامات کی تعمیل کرنا ان کے بس کا
 روگ نہیں ہوتا۔ اس نمبر کے لوگ بالعموم تجارت کی طرف بھاگتے ہیں۔
 نمبر ۳ والے لوگ آرٹسٹ، اداکار، شاعر، فوٹو گرافر، صحافی کی حیثیت

نے بالعموم کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی جگہ سیلز مین بن جائیں تب بھی کامیاب رہتے ہیں۔ لیکن نوکر کی حیثیت سے کسی کے حکم کی تعمیل کرنا بس شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ پیسے کے معاملے میں ان لوگوں میں جماد اور استقلال نہیں ہوتا۔ اچھا خاصا کام کرتے کرتے دوسرے کام کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں کا عدد ذاتی ۳ ہو ان کی کاروباری شرکت ۳، ۱، ۲، ۴، ۵، ۶ نمبر والوں کے ساتھ کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے۔ نمبر ۷ والے فرد سے ان کا بھلاؤ نہیں ہو سکتا ہے اور نمبر ۸ والا فرد انھیں بڑا نقصان پہنچا سکتا ہے۔

جن لوگوں کا عدد ذاتی ۳ ہوتا ہے۔ ان کی مالی حالت مالی حالات معتدل ہوتی ہے یہ لوگ کبھی بہت بڑے مالدار نہیں بن سکتے۔ ان لوگوں کے پاس اپنا روپیہ برائے نام ہوتا ہے یہ لوگ ہمیشہ دوسروں کے پیسے سے کام کرتے ہیں۔ اس لئے بالعموم پیسے کے معاملے میں ناپاکی کا شکار رہتے ہیں۔

انگریزی مہینے ۳، ۱۱، ۲۱ اور ۳۰ ضروری یادداشت تارخوں میں پیدا ہونے والے لوگوں کا بھی عدد ۳ ہی ہوتا ہے۔ وہ حضرات جن کے نام کا عدد مفرد ۳ ہوتا ہے یا جو ۳، ۱۱، ۲۱ یا ۳۰ تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں۔ وہ حضرات اپنے کاروبار یا کسی بھی نئے کام کی شروعات اگر ۳، ۱۱، ۲۱ یا ۳۰ تاریخ میں کریں گے تو بفضل خداوندی کامیابی کے امکانات زیادہ ہوں گے۔ اگر یہ لوگ اپنے کاروبار کی ابتدا ۳ فروری سے ۱۹ مارچ کے درمیان یا ۲۳ نومبر سے ۲۴ دسمبر کے درمیان کریں تو ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا۔

چهار نمبر کی خصوصیات

چهار نمبر شمس سے متعلق ہے۔ یہ نمبر عقل، مضبوطی، طبع، انصاف پسندی اور اچھی شخصیت کا علمبردار ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۴ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف پائے جائیں گے۔ عقلی، قابل بھروسہ، محتاط، دوراندیش، مصطلح اور مشکلات سے مقابلہ کاوصلہ ان میں داخلہ قرار دیا جاتا ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۴ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف پائے جائیں گے۔

ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کی عادت، بحث و مباحثہ کا مرض، مروجہ قانون سے ٹکرا کے دشمن پیدا کرنے کے خواہشمندوں خرابی کا مادہ، ضد، ہٹ دھرمی اور انتہا پسندی۔

۴ نمبر والوں کا خصوصی مزاج ۴ نمبر سے تعلق رکھنے والے حد درجہ محتاط اور دوراندیش ہوتے ہیں۔ ان میں کام کرنے کا حوصلہ آخری حد تک ہوتا ہے۔ یہ نتائج کی پرواہ کئے بغیر کسی بھی میدان میں کود پڑتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ اپنے ہمعصرین میں ممتاز اور نمایاں رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور بسا اوقات اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ ان میں صلح جونی کی بھی عادت ہوتی ہے۔ اور قانون دانی کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ لوگوں میں فیصلہ کرا کے یہ لوگ بہت خوش محسوس کرتے ہیں۔

مستقل مزاجی، استحکام اور ہر معاملہ میں استقلال ان کا خاص وصف ہے۔

یہ لوگ جس کام پر بھی لگ جاتے ہیں پورے ذوق و شوق اور اہمک کے ساتھ اس میں لگے رہتے ہیں۔ جوڑ توڑ کی بھی صلاحیت ان میں بے پناہ ہوتی ہے۔ یہ اگر ضد پر آجاتے ہیں تو حکومت کے نظام میں خلل پیدا کر کے چھوڑتے ہیں اور لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف ابھار کر انہیں باہم برسر پیکار کر دیتے ہیں۔ انتہا پسندی ان کا عیب ہے۔ اور یہ عیب انہیں زندگی میں قدم قدم پر نقصان پہنچاتا ہے۔ اگر یہ اس عیب سے نجات پائیں اور بنگلانی کی راہ کو بھی ترک کر دیں تو ان میں محبوب اور مقبول بننے کی بے پناہ صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن انتہا پسندی اور بطنی انہیں کسی طور پہنچنے نہیں دیتی۔ یہ لوگ اگر کسی باتوں سے مطمئن نہ ہوں تو سازشی بن جاتے ہیں۔ اور بالآخر خود بھی کسی سازش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

شخصیت جن لوگوں کا عہدہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ فیشن میں بھی سادگی کے قائل ہوتے ہیں۔ ان میں چونکہ نائیت پائی جاتی ہے اس لئے یہ لوگ کھیدی عہدوں کے لائق نہیں ہوتے، مگر ان میں یہ خصوصیت بھی ہوتی ہے کہ جس کو ایک بار دوست بنالیں اس کے ساتھ زندگی بھر دوستی بھجھاتے ہیں۔ یہ لوگ کچے کانوں کے ہونے کی وجہ سے بعض قیمتی دوست کھو بیٹھتے ہیں۔ زبان میں محتاس ہوتا ہے۔ گفتگو پر سنجیدگی کی چھاپ ہوتی ہے۔

صحت انہیں دلوں کی صحت باہم ٹھیک رہتی ہے، اور اگر خراب ہوتی ہے تو اس کی اپنی بے اعتدالی اور غیر ذمہ داری سے خراب ہوتی ہے۔

ملازمت اور پیشے انہیں دلوں کی صحت باہم ٹھیک رہتی ہے، اور اگر خراب ہوتی ہے تو اس کی اپنی بے اعتدالی اور غیر ذمہ داری سے خراب ہوتی ہے۔

انہیں کامیاب بزنس میں نہیں پہنچنے دیتی۔ ملازمت میں بھی انہیں مساوی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اور یہ پریشانی ان کی خود اپنی غیر ذمہ داری کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حکومت، دفاتر اور سرکاری اور خصوصی اداروں میں طے شدہ اصول و ضوابط سے مکرراتے ہیں۔ نتیجتاً انہیں ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں یا پھر کوئی بنا پڑتا ہے۔ اور اپنے وقار کو جو روح کر کے ملازمت پر قرار رکھنی پڑتی ہے۔ یہ لوگ اچھے فنکار بن سکتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ آرٹ میں یا شعر و شاعری میں یا دادکاری میں اچھا اور نمایاں مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ اگر کسی کھیل کی طرف توجہ دیں۔ مثلاً کرکٹ، ہاکی یا کسی اور کھیل کی طرف راغب ہوں تو وہاں بھی لوگوں میں امتیاز اور انفرادیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ بہت اچھے انجینئرز بن سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو اگر مناسب حالات میسر نہ ہوں تو پھر یہ لوگ بہت گھٹیا اور مٹی پینے اختیار کر لیتے ہیں اور اپنی خوبیاں فنا کر دیتے ہیں۔

نہیں والے اگر محنت سے جان نہ چرائیں اور فضول کاموں سے خود کو بچا کر زندگی بسر کریں تو ان میں ترقی کرنے کی صلاحیت بے پناہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگ مالدار نہیں بن پاتے کیونکہ ان میں خریج مالی حالات کے معاملہ میں اعتدال اور ذمہ داری نہیں پائی جاتی۔ مال آتا ہے وہ جانا رہتا ہے۔ اس لئے یہ بالعموم بینک مینس سے محروم رہتے ہیں۔ البتہ اپنی ذاتی صلاحیتوں کی وجہ سے بسا اوقات یہ لوگ صاحب جائیداد بن جاتے ہیں۔ یعنی مکانات، زمین، اور اس طرح کی اشیاء یہ لوگ خرید لیتے ہیں لیکن نقد سرمایہ ان کے پاس بہت کمی کے ساتھ محفوظ رہ پاتا ہے۔

محبت اور شادی

یہ لوگ اگرچہ محبت اور عشق کے خواہر ہوتے ہیں، لیکن یہ لوگ آسانی سے کسی کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے۔ واقعات اور تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ تمام طریقہ سے کسی کی محبت کا شکار ہوتے ہیں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ایک ہی جھلک میں یہ لوگ کسی کے دلوں میں ہو جائیں۔ نمبر ۷ والے لوگ بغیر محبت کے بھی بیجا نیزی کا شکار رہتے ہیں۔ ۴۲ والوں کی شادی اگر نمبر ۷، ۹ کے ساتھ ہو جائے تو وقت اچھا گزرتا ہے۔ اگر ۷ یا ۹ سے ہو جائے تب بھی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اگر ان کی شادی ۳، ۵، ۸، ۱۰ نمبر والی عورت کے ساتھ ہو جائے تو کبھی بھی زندگی اچیرن میں جاتی ہے۔ بالعموم نمبر ۷ والے لوگ اپنی شریک حیات کے ساتھ نباہ کرتے ہیں یہ لوگ اپنی شریک حیات کے غلام بن کر بھی اپنی انفرادیت نہیں کھوتے اس لئے کبھی کبھی شریک حیات کے ہم مزاج نہ ہونے کی وجہ سے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر نمبر ۷ والے لوگ انتہائی کارروائی پر اترتے ہیں۔

ضروری یادداشت

جن حضرات کا عدد ذاتی ۳ ہوتا ہے وہ اس کی عدد کے ماتحت ہوتے ہیں اس کے علاوہ جو نمبر ۱، ۲، ۳ یا ۳۱ تا ۳۹ میں پیدا ہوں وہ بھی نمبر ۱ کے تحت ہوتے ہیں۔ اگر نمبر ۷ والے اپنے نئے کاموں کی شروعات مذکورہ تاریخ میں کریں بالعموم اگر ۳ جولائی سے ۳۰ اگست کے دوران کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی سے بہرہ ور ہوں۔ ان کے لئے ہفتہ کا دن خوش بختی کا دن ہے اور اتوار اور

یہ بھی موافق ہے۔ اگر یہ لوگ سبز یا ہموار یا نیلے رنگ کا گینت انگوٹھی میں جوڑوا کر پہن لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

پانچ نمبر کی خصوصیات

یہ نمبر خطر و دستار سے متعلق ہے۔ جو لوگ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۱۰، ۱۱، ۲۳ میں پیدا ہوں ان کا عدد بھی یہی ہے۔ یہ نمبر محبت پسندی سلیم ہوئی ذہنیت اور بہادری کا آئینہ دار ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی پانچ ہوگا۔ ان میں مندرجہ ذیل تعبیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔ محنت کے عادی، دماغی اعتبار سے چالاک، قدرت طرازی میں پیش جرات مندی اور بہادری وغیرہ۔ جن حضرات کا عدد ذاتی پانچ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تخریبی اوصاف نمایاں ہوں گے۔ جلد بازی کا مزاج، غصے سے بے قابو ہوجانے کا مرض، پیٹ کے کچے، بے وفائی کا مادہ، مشکلی مزاج وغیرہ۔

نمبر پانچ والوں کا خصوصی مزاج

جن لوگوں کا عدد ذاتی پانچ ہوگا وہ بے حد مصروف زندگی گزارنے کے عادی ہوں گے۔ ایسے لوگ بالعموم آرام کو حرام سمجھتے ہیں۔ کوہلو کے بیل کی طرح ہر وقت کسی نہ کسی کام میں جتے رہتا ان کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اپنے مقاصد میں کامیابی بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اگر سخت محنت و مشقت کے باوجود ناکام ہو جائیں تو بے چینی اور ضلوع الذہنی کا بُری طرح شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ایکسپس

بنانے کے قائل نہیں ہوتے ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ محنت اور سلسل
محنت ہی انسان کو باہم عروج تک پہنچاتی ہے۔ ان لوگوں میں ایک
بے پناہ ہوتی ہے چنانچہ ان لوگوں کے بدل جانے میں دیر نہیں لگتی۔
اس عدد کا دیگر کسی بھی وقت دل بدل سکتا ہے۔ ان لوگوں میں
اگرچہ جہت پسندی نمایاں مقدار میں ہوتی ہے۔ لیکن عمومی زندگی میں
یہ لوگ کنوئیں کے مینڈک ہی بنے رہتے ہیں۔ یہ لوگ غضب کے موقع
شناس ہوتے ہیں۔ اس لئے بالعموم اس نمبر کی لوگوں کی اکثریت ان آفت
میں گرفتار ہوتی ہے ان میں استقلال نہیں ہوتا۔ یہ لوگ تھوڑی سی
نکاحی سے دل برداشتہ ہو کر اپنا راستہ اور فیصلہ تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ
کسی ایک نظر ہی کے پابند ہو کر زندگی گزارنے کے اہل نہیں ہوتے۔ خیالات
ان کے بدلنے رہتے ہیں۔ لیکن کاروباری معاملات میں یہ لوگ کبیر کے
فقیر ہی ثابت ہوتے ہیں۔

شخصیت

یہ صبر آزما خیال ہوتے ہیں۔ ہر معاملے کا جو آزمائش کر لیا
ان کی فطرت ہوتی ہے یہ لوگ صرف اپنے لئے جینے کے
قائل ہوتے ہیں۔ اپنی خوشی کے لئے کھانے بجانے کی مصلحتوں میں شرکت کرتے
ہیں۔ سماجی پارٹیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بلیٹے سناٹے ہیں۔ خوب گپ
بازی کرتے ہیں۔ لیکن صرف اپنے لئے دوسروں کی خاطر پسینے اندر نہ
کاغذ ہڈی ہیں برائے نام ہی ہوتا ہے۔ یہ لوگ دوستوں سے مطلب حاصل
کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن دوستوں کی خواہشات و ضروریات کو پورا
کرنے کو یہ لالچین تصور کرتے ہیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی ان کے
کام آجائے تو اسے محسن تصور نہیں کرتے اور ان کے کام نہیں آتا اسے

یہ عمر بھر معاف نہیں کر پاتے۔ ان کی شخصیت خود ان کے تابع
ہوتی ہے اور یہ خود اپنی شخصیت کے تابع ہو کر رہتے ہیں۔
صححت۔ ان کی صحت تمام عمر معتدل رہتی ہے۔ حالانکہ یہ
اپنی صحت پر کوئی توجہ نہیں دے پاتے۔

محبت اور شادی

نمبر پانچ والے افراد بہت جلد دوسروں کو
اپنی طرف راغب کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ محبت
کے معاملے میں بہت خوشیلے ہوتے ہیں۔ یہ لافانی محبت کے قائل ہوتے
ہیں۔ لیکن خود دوسروں سے لافانی محبت کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔
اگر ان کی شادی کسی ایسی عورت سے ہو جائے جس کا عدد ذاتی ۱ یا ۶ ہو
تو ان کی ازدواجی زندگی بھد کامیاب گزر سکتی ہے اور اگر ان کی شادی ۲ ہوئے
اتفاق اس لڑکی سے ہو جائے جس کا عدد ذاتی ۶، ۱ یا ۹ ہو تو کامیابی نہ ملے گی
گزارنا امر محال ہو جاتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ محض القلوب
ہے اور وہ ایسے خارجی اثرات پیدا کر دینے پر قادر ہے جن کی وجہ سے
داخلی اثرات مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی انہونی ہوتی ہو جاتی ہے۔
ملازمت اور پیشے

ملازمت کے مقابلے میں تجارت انھیں
فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ یہ لوگ ہونک کا کہے
سلسلے میں مزدور بن جانے کے قائل ہوتے ہیں اس لئے جب یہ اپنا
بزنس کرتے ہیں تو محنت اور لگن کی وجہ سے بہت ترقی کر لیتے ہیں تاہم
اگر یہ لوگ ملازم ہو جائیں تو بے حد ذمہ داری سے کام کرتے ہیں اور اپنے
سرپرست کو خویش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مالی حالت | ایسے کے معاملہ میں ان کی حیثیت قطعی طور پر ایک بھاری کی سی ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حبیب نوٹوں سے بھری ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حبیب میں بھری کوٹری بھی نہیں ہوتی۔ جن لوگوں کا عدد ذاتی پانچ ہوتا ہے یہ لوگ بالعموم قسمت کے وضعی ہوتے ہیں۔ لمبی کن کسی کنس رت میں بُری طرح مبتلا ہونے کے باوجود وہی پیسے کی حفاظت نہیں کرتے۔ ان کے ماتحت کبھی بھی فتنہ کا شکار ہو کر بھی مر جاتے ہیں۔

ضروری یادداشت

انگریزی مہینے کی ۲۳، ۲۴، ۲۵ تاریخ میں پیدا ہونے والوں کا عرفیاتی بھی پانچ ہوتا ہے وہ حضرات جن کا عرفیاتی پانچ ہو یا وہ لوگ مذکورہ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں تو ان کے لئے ۲۳، ۲۴، ۲۵ تاریخ اہم ہو کر رہتی ہے۔ اگر ایسے لوگ کسی بھی کام کی ابتدا مذکورہ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں کریں گے تو کامیابی کے امکانات روشن ہوں گے۔

بالخصوص اگر ۲۲ مئی سے ۲۳ جون اور ۲۴ اگست سے ۲۵ ستمبر کے درمیانی عرصہ میں کریں گے تو کامیابی کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ ان کے لئے بدھ کا دن خوش منجی کا دن ہے اور مجہد بھی قدر موفق ہے۔ ان لوگوں کیلئے سفید رنگ کا لگینہ نوزوں ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ استعمال کریں تو بفضل خداوندی مالدار ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ اگر کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں تو مکان بدل کر محلہ بدل کر یا شہر بدل کر بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۶۔ چھ نمبر کی خصوصیات

یہ نمبر زہرہ سے متعلق ہے۔ یہ نمبر معتدل، پُر وقار اور حکیم و دانک طرف اشارہ کرتا ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۶ ہو گا ان میں مندرجہ ذیل تصویریں نمایاں ہوں گی۔

حسن اخلاق، حسن سنجیدگی، حسن ظرافت، حسن وفا، حسن ریت، حسن صورت، حسن انتظام، غرضیکہ ظاہری اور باطنی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں جن حضرت کا عدد ۶ ہو گا۔ ان میں مندرجہ ذیل تخریجی اوصاف موجود ہوں گے۔

بزدلی، بڑائیوں کے ساتھ بھی مفاہمت کر لینے کی عادت، بکرس و ناکس پر بھروسہ، خوشامد پسندی اپنے اور غیر میں امتیاز نہ کر پانے کا عیب، خرچ کے معاملے میں بخل کی حد تک احتیاط پسندی وغیرہ۔

۶۔ نمبر والوں کا خصوصی مزاج

۶۔ نمبر والوں کا خصوصی مزاج

۶ نمبر سے تعلق والے قابل بھروسہ ہو کرتے ہیں۔ ان کے مزاج میں صدمہ درجہ متانت ہونے کے باوجود مختلف شکلیں موجود ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی شخصیت میں رکھباہین پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے حسن اخلاق اور حسن کردار کی بنا پر یہ لوگ محبوب خلائق ہو جاتے ہیں اور ان کی شہرت و مقبولیت دور دراز تک پھیل جاتی ہے۔ یہ لوگ سفاقی کا لہر کے لئے بے حد مفید ہوتے ہیں۔ دوسروں کو متاثر کر کے اپنا گرویدہ بنا لینے کی صلاحیت ان میں بے پناہ موجود ہوتی ہے۔ کسی بھی اچلی انسان

پہلی ہی ملاقات میں اپنا بالیدان کے بائیں ہاتھ کا کام ہوتا ہے۔
۶ ہر والے حضرات قدرتی مناظر کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مس
پرست ہوتے ہیں۔ فنون لطیفہ کے ماہر ہوتے ہیں۔ ہر قسم فن سے انھیں
گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ سیر و تفریح کے مشتاق ہوتے ہیں۔ موسیقی اور شاعری
کی طرف بھی ان کا رجحان ہوتا ہے۔ بے حد حساس ہونے کی وجہ سے لوگوں
کا اچھا بُرا رویہ اُن پر بہت جلد اثر انداز ہوتا ہے۔ رحم و کرم محبت و شفقت
اور اعتدال و توازن میں ہمیشہ سب سے آگے ہی نظر آتے ہیں۔
بے پناہ خوبیوں کا مالک ہونے کے باوجود یہ حد درجہ بزدل ہوتے
ہیں۔ اور کسی بھی محاذ سے کسی بھی طرح یہ راہ فرار اختیار کر جاتے ہیں۔ بڑی
کی وجہ سے یہ کبھی کبھی ان لوگوں سے ہاتھ ملاتے ہیں جن سے ہاتھ ملانا
کوئی اچھی بات نہیں مانی جاتی۔ ان میں ایک عادت بہت
بُری ہوتی ہے اور وہ ہے ہر کس و نا کس پر بھروسہ۔ یہ عادت انھیں
بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ بالعموم ان حضرات پر بھروسہ کر کے بیٹھ
جاتے ہیں جو ان کے ہمدرد ہوتے ہیں۔ اور انھیں ذلیل و خوار کر سکی فکر
میں سرگرداں رہتے ہیں۔ خوشحال پسندی کی بُری بیماری بھی انھیں بالعموم
لافت ہوتی ہے اور اس بیماری کی وجہ سے انھیں خاصا نقصان ہوتا ہے
کرنا پڑتا ہے۔ منافق اور استئین کے سانپ ان کے ارد گرد منڈلاتے
رہتے ہیں اور خلص و مجس قسم کے لوگ ان سے دُور چلے جاتے ہیں۔ جو
ان کے لئے ہر حال خسارے کا باعث بنتا ہے۔ ان حضرات میں کسی حد
تک ہرجائی پن پایا جاتا ہے۔ اور بہت معمولی دے کے خود غرضی بھی چنانچہ
یہ لوگ کبھی بھی وقت کسی سے اُجھکیں نہیں لیتے ہیں۔ جن پر جان دینے کے

دعوے کرتے ہیں ان کو بالکل ہی نظر انداز بھی کر دیتے ہیں۔

شخصیت

جو شخص ۶ عدد کا لک ہو گا وہ لوگوں کے ساتھ محبت
و شفقت سے پیش آئے گا۔ یہ لوگ پرکشش ہونے
کی وجہ سے اور مس کشش کی بنا پر بہت جلد متقابل پر حاوی ہو جاتے ہیں۔
اور اپنے سامعین و ناظرین کو متاثر کر لیتے ہیں۔ اگرچہ ان کی فطرت میں
فصد بھی ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ بسا اوقات بھڑک بھی جاتے ہیں۔ لیکن
ان کی نرمی اور طبیعت کا حکم اُن کے فصد پر جلد ہی غالب آ جاتا ہے اور
ان کی شفقت اور بُر دباری پھر لوٹ آتی ہے۔ ان لوگوں کا یہ عالم ہوتا
ہے کہ ابھی تو آگ کی طرح گرم دکھائی دے رہے تھے اور ابھی برف کی
طرح ٹھنڈے ہو گئے۔ یہ لوگ مہمان نواز بھی ہوتے ہیں اور مہانوں کے
دل میں اپنا مقام بھی جلد بنا لیتے ہیں۔ ان کی شخصیت بڑی پرکشش ہوتی
ہے اور نفاست پسندی اور مس کردار کی وجہ سے یہ لوگ ہر دل عزیز
کی دولت سے پوری طرح مالا مال ہوتے ہیں۔ اُن کا رتبہ خواص کی نظر میں
بھی بہت بلند ہوتا ہے۔

صحت

۶ عدد والے کی صحت بالعموم بہت اچھی ہوتی ہے، عام طور
پر لوگ عمر کے ساتھ ساتھ بوڑھے اور کمزور ہو جاتے ہیں،
لیکن جن حضرات کا عدد ذاتی چھ ہوتا ہے وہ عمر کے آخری اسٹیج میں بھی
توانا اور صحت مند دکھائی دیتے ہیں۔

ملازمت اور پیشے

۶ عدد والے لوگ کاروباری اعتبار سے
کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔ یہ لوگ
تحریر و تقریر فن اور آرٹ کو بطور پیشہ اختیار کرتے ہیں اور ان لائقوں

میں پوری طرح کامیاب رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی دلی خواہش ڈاکٹر وکیل اور دیگر پیشہ کی ہوتی ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ان لوگوں کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی ہے۔ اگر یہ لوگ خیر و فقر پر فخر، لکڑت دکوات اور ڈاکٹری کے علاوہ کسی صاب کے شعبے میں ملازمت کریں تو وہ ان کے لئے موزوں ہے۔ یہ لوگ تاجر بننے میں تو تجارت پر اپنی چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔ اور جب ملازمت کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو وہ بال بھی اپنی آنکھ تکھٹ اور اعتبار و ذمہ داری کی وجہ سے گھبرے غوش چھوڑتے ہیں۔ لیکن ۶ عدد والوں کے لئے ملازمت کے بجائے تجارت اور آزادانہ کام زیادہ مناسب ہیں۔ کسی کے باقیات کام کر کے ان لوگوں کو راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔

مالی حالت

بے پناہ ملازمیوں کے باوجود یہ لوگ دولت جمع کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ یہ ٹرپو جمع کرنے کی اسکیمیں تو بہت بناتے ہیں مگر ان اسکیموں سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہ بذات خود محروم کے محروم بن جاتے ہیں۔ اکثر یہ لوگ مقروض رہتے ہیں۔ البتہ ان میں ایک فوجی بہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ پیسے کو فائدہ نہیں کرتے۔ اگر یہ عدد والے کے پاس خفیہ اتفاق سے پیسہ آجائے تو وہ ازراہ احتیاط اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اسے کسی ٹیم میں لٹا کر خاصا فائدہ بھی حاصل کر سکتا ہے۔

مجبث اور شادی اگرچہ ۶ عدد والے شادی کے معاملے میں بے حد ذمہ دار واقع ہوتے ہیں اور اپنی ذمہ داری سے ڈٹ کر مجبث کرتے ہیں لیکن بالعموم جوں کہ ان پر بیوقوفی و غلامی

کا ایک پوچھ جوتا ہے اس لئے ہر وقت بڑی کی طرف متوجہ رہنا ان کیلئے قطعاً ممکن نہیں ہوتا۔ ۶ عدد والے جلدی کے کسی کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے اور جب گرفتار ہو جاتے ہیں تو پھر ساتھ آخری وقت تک رہتے ہیں۔ عام زندگی میں یہ جانی کین کا قاتل ہونے کے باوجود عشق و محبت کے معاملے میں یہ لوگ بھر دفا و شایستہ ہوتے ہیں۔ ۶ عدد والوں کی شادی اگر ۳ عدد والی عورت سے یا پانچ عدد والی عورت سے ہو جائے تو شادی بے حد کامیاب ہوتی ہے۔ البتہ ۶ عدد والوں کا بچاؤ ۶ عدد والی عورت کے ساتھ بہت مشکل سے ہوتا ہے۔

ضروری یا ودداشت

جو لوگ ۶، ۱۵، ۲۳ یا ۲۴ نمبروں میں پیدا ہوتے ہیں ان کا نمبر بھی ۶ ہی ہوتا ہے اگرچہ عدد والے حضرت اپنے کام کی ضروریات اگر دینی سمیٹے کی ۱۵، ۱۱ یا ۲۳ تاریخ میں کوئی کو کامیابی کے امکانات بفضل خداوندی زیادہ سے زیادہ رہیں۔ بالخصوص ۳۱ اپریل ۲۰۱۱ء یعنی ۲۳ ستمبر ۲۰۳۱ء کو برکے درمیان اگر اجماع کھولوں گا انجام دریں کو تو زیادہ بہتر ہے۔ ان حضرات کیلئے بعد کا دن خوش رہتی کا دن ہے۔ اس کے بعد مشکل اور بھرتا بھی موافق ہوں ہیں۔ پہلا اور گونا گونا رنگ انھیں فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اگر ۶ عدد والے حضرات تیل کی انگوٹھی پہن لیں تو یہ انگوٹھی ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سات نمبر کی خصوصیات

۱۔ نمبر کی خصوصیات :- نمبر پچھان ستارے سے متعلق رکھتا ہے جو لوگ انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، ۲۵ تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں ان کا بھی نمبر پچھان ہے یہ نمبر فلسفیانہ خیالات، عجیب والی، مصلحتی ہوئی طبیعت اور خوب پسند کی گائیڈ ہے۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۷ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔

نفس کشی، دُور اندیشی، سکوت پسندی، قوتِ مہر و ضبط، تفکر کے وسیلے

عافیت پر کیا دُور ہیں حضرات کا عدد ذاتی ۷ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔

۱۔ احساسِ کمتری، تنقید مزاجی، عدد درجہِ مایوسی،

ترش روئی، مسلسل بے آرامی، بدگمانی وغیرہ۔

۲۔ نمبر والوں کا خصوصی مزاج :- جن لوگوں کا عدد ۷ ہو تاکہ وہ بہت دُور اندیش اور عیسائی پسند ہو کر رہیں۔ یہ لوگ فلسفیانہ خیالات کے دُک پہاڑ پر چڑھتے ہیں۔ اور ہر بات کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرتا ہوں ان لوگوں کی خاص عادت ہوتی ہے۔ یہ لوگ سیر و تفریح کے علاوہ ہوتے ہیں۔ دورانِ سرفروش بہت خوش رہتے ہیں۔ ان لوگوں کا مزاج دوسروں کے لئے اکثر ناگوار بن جاتا ہے۔ یہ نمبر والوں کو سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔ یہ خود اپنے دوستوں سے اور دشمنوں سے بے اوقات اس بات کے شکیاں ہوتے ہیں کہ تم لوگ ہمیں سمجھ ہی نہیں۔ اور فی الحقیقت انہیں سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔

۱۔ جن حضرات کا نمبر ۷ ہوتا ہے یہ لوگ اپنی قوتِ ادراکی پر یقین رکھتے ہیں۔ اور انہیں بند کر کے دوسروں کی داسے پر بیٹنے کے قائل نہیں ہوتے۔

۲۔ فہم، دانا اور صاحبِ فکر ہونے کے لئے، عدد والے حضرات اپنے خیالات کی کونیا میں گمن رہنے والے ہو کر رہتے ہیں۔ بے شمار حقائق سے اپنے دماغ کو بھر کر دینِ خواب دیکھنا اور خواب دیکھنے رہنا بھی ان کی فطرتِ ثانیہ ہوا کرتی ہے۔

۳۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۷ ہوتا ہے انہیں روحانیت سے غماں دلچسپی ہو کر رہتی ہے۔ لیکن یہ لوگ مذہب کے معاملے میں یکبر کے فقیر بننے سے گریز کرتے ہیں۔

۴۔ جہانِ روشن و خوش فہمی، قوتِ ادراک اور بصیرت سے یہ لوگ پوری طرح بالالاء ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کو بہت جلد متاثر کر لیتے ہیں۔ ان لوگوں کو بسا اوقات خواب پتے نظر آتے ہیں۔ ان لوگوں کی یادداشت بھی بہت اچھی ہوتی ہے۔

شخصیت

۱۔ بے حد تفریح باز ہوتے ہیں ان کا بس پہلے تو اکثر وقت سرفروش گزار رہیں۔ فطرت میں سادگی ہوتی ہے۔ مرقعہ لبش سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ اپنی سادگی اور پُر وقار شخصیت کی وجہ سے محل میں الگ تھلک دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے سے چھوٹے لوگوں سے ان کا رویہ بڑا مشفقانہ ہو کر رہتا ہے۔ بالعموم یہ لوگ مینلی قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ فیصحت، تبلیغِ اپنی بات کا پرجہاران کی خاص عادت ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ لوگ فحش باتوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی سے کسی کے بہکاؤ سے بچ رہتے ہیں۔ عدد والے فحش مزاج ہوتے

ہیں۔ مزاج کا ٹھیک بن انھیں نقصان بھی پہنچا ہے۔ اس عادت کی وجہ سے کبھی کبھی لوگ وفادار و دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ان میں جذبہ رقابت بھی حد سے زیادہ ہوتا ہے، اگر کبھی یہ برادریوں میں تو باہمی اپنی برادری کے فخر و فخر دار ہوتے ہیں۔ طبیعت کی سادگی فطرت و ہم اور شک مزاجی جذبہ رقابت کی وجہ سے سب ہاتھ میں پوکر ہسٹو کات ان لوگوں کو دنیاوی تعلقات کے لحاظ سے نقصانات پہنچتی ہیں۔ اس خبر کے لوگ کبھی کبھی ساری دنیا سے شکی نظر آتے ہیں حالانکہ یہ ان کی اپنی فطرت کی کمزوری ہے۔ اس فہر کی عورتیں باہم اپنے سے زیادہ مالدار گھرانے میں رہا جاتی ہیں اور شوہر یہ غالب رہتا ہیں۔

محبت اور شادی جن حضرات کا ضمیر ہوتا ہے ان کی شادی آخری حصے میں شادی کی نوبت آتی ہے۔

۷۷ عدد والے حضرات فطرتاً وفادار ہوتے ہیں اور کسی کی نظر انصاف کیلئے اپنا سب کچھ بخا دے دیتے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ محبت کے معاملے میں بے حد حساس ہو کر رہتے ہیں۔ لہذا اپنے محبوب کی معمولی وجہ کی بھی یہ سختی برداشت نہیں کر پاتے۔ کبھی کبھی طبیعت کا بڑا حساس ہونا انھیں وہم میں مبتلا کر دیتا ہے اور یہ لوگ اپنے وفادار ساتھی سے بے یمن ہو کر اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ اس فہر کی عورتیں محبت کے معاملے میں جان لینے اور دے دینے میں جاتی ہیں۔ اور درد و رنج کو کوتاہہ کر دیتی ہیں۔

۷۸ نمبر والے مردوں کی شادی ۴، ۵ اور ۶ عدد والی عورتوں سے کامیاب رہتی ہے۔ البتہ ان کا بھائی ۲، ۳ اور ۴ عدد والی عورتوں سے مشکل رہتی ہے۔

ہوتا ہے۔ اگر انصاف والے کی شادی ۸ عدد والی عورت سے ہو جائے تو ساری زندگی کشمکش میں گذرتی ہے۔ اور گھر میں روزانہ کشمکش برپا ہو کر رہتی ہیں۔ لہذا اس طرح کی شادی سے احتیاط کرنے ہی میں دور اندیشی ہے۔ ریوں حق تعالیٰ قلب القلوب اور قلوبہ خلق ہے وہ ایسے عارفی اثرات پیدا کر دیتے ہیں قدرت رکھتا ہے۔ جو داخلی اثرات کو دبا دیتے ہیں۔ اور ناممکن بات بھی ممکن ہو کر دے جاتی ہے۔ لیکن عقیدے کی سادگی کے ساتھ اگر یہ شادی کے معاملہ میں مذکورہ بڑائی کو ملحوظ رکھا جائے تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ملازمت اور پیشے ۷۹ عدد والے حضرات باہم ملازم پیشہ ہوتے ہیں۔ اگر یہ لوگ تاجر ہوں تو بھر تجارت میں یہ عموماً نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف فضول خرچی ہوتی ہے۔ اس عدد کے لوگ محنت سے دولت کا کارا پر وائی سے اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ ۸۰ عدد والے حضرات عام طور پر بے حساب خرچ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ کبھی دولت جمع نہیں کر پاتے۔ اپنی ذات پر خرچ کرنے کے ساتھ دوسروں کی ذات پر خرچ کرنے میں انھیں ذرا شامل نہیں ہوتا۔ فطرتاً یہ لوگ خود دار ہوتے ہیں۔ پیسہ ان کے پاس ٹھنک ڈالنے سے آتا ہے۔ لیکن ہاتھ بے حد کھلا ہونے کی وجہ سے یہ لوگ اکثر خالی ہائی نظر آتے ہیں۔

قدرت نے انھیں دولت خوب دی ہے۔ یہ اپنی محنت سے بھی کماتے ہیں اور غیب سے انھیں خوب ملتا ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنی غلط عادتوں کی وجہ سے ساری عمر غریب ہی رہتے ہیں۔

ضروری یادداشت

انگریزی مہینے کی ۱۶ اور تاریخ میں پیدا ہونے والے حضرات کا عدد ذاتی ہے۔ وہ لوگ جن کے نام کا عدد ۷ ہو یا وہ لوگ جو مذکورہ تاریخوں میں سے کسی بھی تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں ان کے لئے ۱۶ اور ۲۵ تاریخیں ام ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ اگر اپنے ام کاموں کی ابتداء مذکورہ تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں کریں تو ان کے لئے کامیابی کے امکانات زیادہ ہوں گے۔ بالخصوص اگر یہ لوگ ۲۱ جون سے ۲۱ جولائی تک کسی کام کا بیڑہ اٹھائیں تو کامیابی انتشارِ عرش ان کے قدم چومے گی۔ ان حضرات کے لئے اقار اور یہ کلاں خوش بختی کا دن ہے یہ دونوں دن اٹکے لئے کسی بھی دور میں ام اور تاریخی ثابت ہو سکتے ہیں۔ سفید اور سبز رنگ ان لوگوں کو بغض نہیں خداوندی راس آتا ہے۔ اگر یہ لوگ سلطانی کو انگوٹھی میں چڑھالیں تو صحت اور دولت کے لحاظ سے مفید ثابت ہو، سفید اور سبز رنگ کا کوئی بھی نگینہ ان کے لئے بہر حال خوش بخت ثابت ہوتا ہے۔ یہ لوگ اگر دریا پار سفر کریں تو زندگی بدل جائے۔

آٹھ نمبر کی خصوصیات

یہ نمبر درحقیقت ستارہ زحل سے متعلق ہے جو لوگ انگریزی مہینے کی ۷ اور یا ۶ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی نمبر ۷ی ہوتا ہے۔ یہ عدد ایک ناقابلِ فہم سا عدد ہے جو لوگ اس نمبر کے تحت ہوتے ہیں وہ زندگی بھر ناقابلِ فہم رہتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ

ان کے بارے میں غوام و غوام زبردست غلط فہمیوں کا شکار رہتے ہیں۔ جن حضرات کا عدد ذاتی ۸ ہو گا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔

گہرے خیالات، شخصیت زبردست، ہجرت انگیز کارنامے انجام دہی، اصلاح پسندی، سنجیدگی اور خاموشی کو پسند کرنے والے، لیڈر صلاحیت، جن حضرات کا عدد ذاتی ۸ ہو گا ان میں مندرجہ ذیل تخریبی اوصاف نمایاں ہوں گے تخریب کاری، تباہی کے دلدلہ، حُب الوطنی کا جذبہ برائے نام، انتقام کی عادت یا دوستوں اور اپنے ہی لوگوں سے الجھنے کا جذبہ۔

نمبر والوں کا خصوصی مزاج

۸ کا عدد واصل ایک ناقابلِ فہم نمبر ہے جو لوگ اس عدد کے مالک ہوتے ہیں عام زندگی میں انھیں غلط اور ناقابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں لوگ مطمئن نہیں ہو پاتے اور صحیح بات تو یہ ہے کہ وہ خود بھی لوگوں کو مطمئن نہیں کر پاتے مثلاً جنرل ضیاء الحق صد پاکستان کا عدد ۸ تھا وہ ناقص ترین ہوتے ہوئے بھی تمام زندگی لوگوں کی نظریں ناقابلِ فہم رہے اور اور اہل پاکستان ان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار رہے حالانکہ وہ اپنی ذات سے ایک قابلِ قدر انسان تھے

اس عدد کے لوگ بالعموم دوسروں کے ہاتھ کا کھلونا بن جاتے ہیں۔ لوگ بظاہر سرد مہر محسوس ہوتے ہیں ان کے دل میں اگر کسی کے لئے گرم جذبات بھی ہوں تب بھی یہ کھل کر ان کا اظہار نہیں کر پاتے۔ یہ لوگ دوسروں کے لئے جو بھلائیاں کرتے ہیں اس کے لئے انھیں دوسروں سے کچھ بھی نہیں ملتا۔ ۸ کا عدد ایک عجیب و غریب اور پیچیدہ عدد ہے۔ یہ عدد بیک وقت دو مختلف

خصوصیات کا آئینہ دار ہے یعنی ایک طرف مسلسل بظنی خود دوسری، سنگی پرن
تو دوسری طرف غرور، صحت اور بخل سے دونوں خصوصیات ساری عمر
عدد والوں سے جڑی رہتی ہیں چونکہ یہ کعبہ خودیہ اور انقلابی عدد ہے
اس لئے اس کے حاملین یا تو کسی بڑی چیز کے تابع بن جاتے ہیں یا ان کی
موجودیاں بے مثال ہو جاتی ہیں یہ لوگ دولت کے سواے نہیں ہوتے۔
خود عرض میں نہیں ہوتے یہ لوگ اپنی بنسبت دوسروں کی بھلائی اور
خوشیوں کو فوقیت دیتے ہیں، انکار کرنا ان کی زندگی کا جزو ہوتا ہے
یہ لوگ بیک وقت سب کی نظر میں محبوب بننے
شخصیت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نفرت کا بھی شکار ہو جاتے
ہیں اس عدد کے لوگ از خود بہت کم اختلافات میں کوہتے ہیں لیکن غری
خواہی کسی اختلاف سے ان کی شخصیت جڑی رہتی ہے یہ لوگ بعض لوگوں
کے نزدیک محبوب اور بعض لوگوں کے نزدیک محبوب ہوتے ہیں ان کی زندگی
میں کسی بھی وقت اچھا یا بُرا کوئی انقلاب رونما ہو سکتا ہے یہ لوگ بے حد
سختہ ہوتے ہیں کم گو ہوتے ہیں تنہائی پسند ہوتے ہیں سادگی سے
بہرہ ور ہوتے ہیں لیکن اُن کی زندگی میں عدم قدم پر رکھنا ہوتا ہے۔
اس لئے بسا اوقات اس عدد کے حاملین کی شخصیت مرجھا جاتی ہے
یہ لوگ مذہبی ہوتی ہوتے ہیں ان لوگوں کو اکثر خیر فضا بک ہی سنتے
کو ملتے ہیں اُن کی شکراہٹ ایک جادو ہوتی ہے جو دوسروں کے دل
پر بھی لگی کر گرتی ہے۔

محبت اور شادی

۸۔ عمر والے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت وہاں دار
ہوتے ہیں اور نباہ کرنے کی صلاحیت ان میں

بہر حال موجود ہوتی ہے اگر اس نمبر کی شادی ۳ یا ۴ والے سے ہو جائے
تو آپس میں بھینچ رہتا ہے اگر اس نمبر کی شادی ۷ یا ۹ والے سے ہو جائے
تو بھی کسی حد تک کامیاب ہو سکتی ہے لیکن اچھی اور کامیاب شادی اس کی
اس کے ساتھ ہوتی ہے جس کا عدد ۳ یا ۷ ہو۔ ۸ اور ایک والے اعداد سے
۸۔ عدد والے کی شادی باعوم کامیاب نہیں ہوتی۔

صحت

۸۔ عمر والے حضرات کی صحت عمومی طور پر ٹھیک رہتی ہے
عمر کے اخیر میں یہ لوگ بڑی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں
جس کی وجہ سے صحت خراب ہو جاتی ہے ورنہ ان کی صحت قابل تحسین نہ
ہی لیکن پھر بھی بڑھ رہتی ہے۔

پیشہ اور روزگار

۸۔ عدد والے لوگ ڈاکٹر، مدرس اور سماجی
کاموں میں بے حد کامیاب رہتے ہیں یہ لوگ
کامیاب لیڈر اور کامیاب ٹیکسٹائلر بھی بن سکتے ہیں یہ لوگ اپنے عہد پر پہنچ
بھی دیانت دار اور صاف گو رہتے ہیں اور اپنی اس صفت کی وجہ سے غائب
کے ہائے نقصان اٹھاتے ہیں یہ لوگ تجارت کے نقطہ میں ملازمت کو
ترجیح دیتے ہیں اور دوران ملازمت اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے
ہیں اور مالکان کا دل فتح کر لیتے ہیں۔

مالی حالت

۸۔ عدد والے لوگ مالی طور پر مناسب مشرت کے ملک
ہوتے ہیں اُن لوگوں کو پیسے سے محبت بھی ہوتی ہے
لیکن دوسروں کی مدد کر کے یہ ہمیشہ خوشی محسوس کرتے ہیں اور پیسے کو اہمیت
دینے کے باوجود دوسروں پر ڈال دینے کی خاص عادت ہوتی ہے دوسروں کی
مدد انہیں باعوم مفروض بناتی ہے ۸۔ عدد والوں کو نہیں دیکھا گیا ہے۔

کر وہ دولت جمع کرنے میں کامیاب ہوتے ہوں کیونکہ وہ دوسروں کو پریشان حال نہیں دیکھ سکتے اور دوسروں کی پریشانی کا ازالہ کرنے کے لئے وہ اپنی دامن دولت بے دریغ خرچ کر دیتے ہیں۔

ضروری یادداشت

وہ لوگ جو ۱۰، ۱۰۰، ۱۰۰۰ تا تاریخ میں پیدا ہوتے ہیں ان کا عدد بھی ۸ رہی ہوتا ہے، اگر ۸ عدد والے اپنے اہم کاموں کی شروعات ۸، ۱۰ یا ۲۶ تاریخوں میں کریں تو کامیابی کے امکانات، بفضل خداوندی بڑھ جائیں۔ اور اگر ۲۳ دسمبر ۱۹ فروری کے درمیان یہ لوگ اپنے اہم کاموں کو انجام دیں تو کامیابی کے امکانات اور زیادہ روشن رہیں گے۔

نو نمبر کی خصوصیات

یہ نمبر مزج ستارے سے تعلق رکھتا ہے جو لوگ انگریزی ۱۸، ۱۹ یا ۲۰ تا تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں، ان کا نمبر بھی یہی ہے۔ یہ نمبر زبردست خیالی، قوت، مستحکم ارادے، خود اعتمادی، جرأت و بے باکی اور عظیم جدوجہد کا آئینہ ہے جن حضرات کا عدد ذاتی ۹ ہوگا ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔

مسلح کوشش کرتے رہنے کی عادت، خود بخاری کا جذبہ، عافیت پسندی، معاملہ فہمی وغیرہ۔

جن حضرات کا عدد ذاتی ۹ ہوگا، ان میں مندرجہ ذیل تعمیری اوصاف نمایاں ہوں گے۔ عملت پسندی، ازدواجی زندگی، پرس و ناس پر اطمینان، جملہ ہمت کی عادت، معمولی درجہ کی کینہ پروری، فریب خوردگی وغیرہ۔

۹ نمبر والوں کا خصوصی مزاج

جن لوگوں کا عدد ذاتی ۹ ہوتا ہے وہ زبردست قوت خیالی اور مستحکم عزم کے مالک ہوتے ہیں۔ انھیں کبھی بھی معاملے میں سس سے مس کرنا بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہ لوگ بالعموم علمی اور ادبی ذوق رکھتے ہیں، سلیقہ مندی اور بے احتیاجی ان کی ذات کے خاص جزا ہیں۔ یہ لوگ اپنے رہبر آپ بننے کے شوقین ہوتے ہیں۔ دوسروں کی نامی انھیں ہرگز ہرگز گوارہ نہیں ہوتی مگر سب سے بھی انھیں لگاؤ ہوتا ہے۔ عام طور پر رول کے صاف ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی کینہ پروری میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اپنی دوستی اور کبھی دشمنی کرنا ان کی فطرت ثانیہ ہوا کرتی ہے۔ یہ دوستی اور دشمنی کی خاطر اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے، جنرلوں میں انھیں خاصی مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن رشتے داروں سے انھیں وفا نصیب نہیں ہوتی۔ بحیثیت جمعیان ان کے حامیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

یہ لوگ دوستی اور محبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ اور ہر وقت اپنا حلقہ آخر چرخانے کی فکر میں گئے رہتے ہیں۔ لیکن دوستی انھیں راس نہیں آتی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ نظریاتی مزاج رکھتے ہیں اور اپنے موقف سے ادھر ادھر ہو جانا بھی ان کے نزدیک جائز نہیں ہوتا۔ اور یہ مزاج اس مفاد پرست اور چالپوس دنیا میں انسان کو ہمیشہ نقصان پہنچاتا ہے۔

تخصیص

جن حضرات کا نمبر ۹ ہوتا ہے وہ فطری طور پر تہائی پسند

ہوتے ہیں اور کیوں رہنا بھی ان کی خاص عادت ہوتی ہے۔ مختلف مصروفیتوں میں گھر سے رہنا ان کی مجبوری ہے۔ ہر کام کو اس کی انتہا تک پہنچا دینا بھی ان کا معمولی مزاج ہوتا ہے۔ ان کی شخصیت بہت پرکشش ہوتی ہے۔ ملنے والے ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یہ لوگ میدان کارزار میں بار بار ہارنے کے بعد بھی ہمت نہیں ہارتے اور پھر کسی مقابلے کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

ان حضرات میں خشکی کی ایسی صلاحیت ہوتی ہے چرب زبانی سے دوسروں پر غاب آجائے ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے۔ یہ صرف بول کر ہی نہیں خاموش رہ کر بھی بہت قابل کوشاں کر لیتے ہیں۔ ان لوگوں میں یہ مرض بھی ہوتا ہے کہ اپنی ترقی اور عروج کیلئے معجزوں کے منتظر رہتے ہیں۔ اور صلاحیتوں کے باوجود متن و سونی کے انتظار میں سختی اوقات گنوا دیتے ہیں۔ اونچا اٹھنے اور سرخرو ہونے کے چانس انھیں بار بار ملتے ہیں لیکن لایسٹی مشاغل میں گم ہو کر یہ انھیں بھی گنوا دیتے ہیں۔ صبر و تحمل سے یہ کسی دوڑ میں مغلوب نہیں ہوتے۔ انھیں آسان عروج پر اٹھانے کے لئے اتفاقی کامیابیاں بھی ازراہ قسمت نصیب ہوتی ہیں۔ اگر یہ لوگ وقت کی قدر و قیمت پہچان میں تو ان کی برابری کرنا دوسروں کیلئے مشکل ہو جائے۔ کیونکہ یہ نمبر کے افراد بہر اعتبار مکمل شخصیت کے ناکام ہوتے ہیں اور بہت جلد دوسروں کو مسخر کر لیتے ہیں۔

محبت اور شادی محبت کے معاملے میں یہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں۔ پچھلے ساتھی سے بے وفائی کر کے نئے ساتھی سے رشتہ جوڑ لینا ان کیلئے آسان ہوتا ہے۔

اس عدد کے حاملین کا حال یہ ہوتا ہے کہ آج کسی سے انہماق میں بلند ہانگ دھو کر رہے ہیں اور اگلے دن کسی اور کے آگے سر جھکانے کو مجبور ہیں۔ اس عدد کے افراد میں ایک فوجی قدرتی طور پر یہ ہوتی ہے کہ صنعت مخالف پر بہت جلد اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ اور ذرا سی کوشش سے اس کے دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں۔ غور میں ان حضرات کو بے وقوفی آسانی سے بنا لیتی ہیں۔ اور اس عدد کے افراد باہوم کسی عورت کی وجہ سے شکست کھا جاتے ہیں اور کبھی کبھی اپنا سرمایہ و قمار کھو دیتے ہیں۔ اگر اس عدد والے فرد کی شادی ۹ عدد والی عورت سے ہو جائے تو ازدواجی زندگی کامیاب رہتی ہے۔ اس عدد کے افراد خواہ مرد ہوں یا عورت ہر جگہ ہوتے ہوئے بھی اپنے شریک حیات کے ساتھ نباہ کر رہتے ہیں اور اس کے ساتھ بے وفائی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اگر ان کی شادی نمبر ۲ کے ساتھ ہو جائے تو مشکلات ٹھیک رہتا ہے۔ لیکن اگر ان کی شادی ۴ عدد والی عورت سے ہو جائے تو مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور بصورت چھوٹا و تنگ بھی بات پہنچ جاتی ہے۔ ایک عدد اور پانچ عدد والی عورت کے ساتھ بھی ان کا نباہ نہیں ہو پاتا اور دونوں کے درمیان بدگمانیاں مائل رہتی ہیں۔

۹ عدد والے فرد کی شادی اگر ۳ یا ۶ عدد والی عورت سے ہو جائے تب بھی سکون و عافیت برقرار رہتا ہے اور شادی کامیاب ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ۹ عدد والے افراد کی شادی سب سے زیادہ ۹ عدد والی عورت سے یا پھر ۳ اور ۶ عدد والی عورت سے کامیاب ہوتی ہے۔

دنیائیں ہر کامیابی کا دار و مدار اثربہ رب العزت کے فضل و کرم پر موقوف ہے اور ناکامی و ناکامیابی بھی ان ہی کے اشارہ و دست قدرت کا نتیجہ ہے لیکن

چونکہ یہ دنیا اسباب کی پابند ہے۔ لہذا کامیابی کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں وہیں اگر اعداد کی قوت کو پیش نظر رکھا جائے تو اس میں کوئی قیامت نہیں ہے۔ ایک رٹ کی ہمیں پسند ہے لیکن اس کا ذاتی عدد ہمارے ذاتی عدد سے ملتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ نام پرل کبھی ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور نقصانات کے اندیشوں سے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔

عملی طور پر ۹ عدد والے افراد اپنی منظر و طبیعت ملازمت اور پیشے ہونے کی وجہ سے کسی بھی بڑے عہدے پر کامیاب نہیں رہتے اور تجارتی طور پر قدم قدم پر انھیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ لوگ مصلحت پسندوں کے قائل نہیں ہوتے لیکن اگر وہ عدد کا کوئی فرد مصلحت کو سامنے رکھ کر قدم اٹھائے تو پھر اسے زندگی میں کسی معاملے میں ناکامی نہیں ہوتی۔ کیونکہ صلاحیتوں کا ایک بڑا اثاثہ قدرت کی طرف سے انھیں حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اپنی امانیت، خود پسندی اور مزاج کی انفرادیت کی وجہ سے یہ قیمتی موقع اور چانس ضائع کر دیتے ہیں۔ اور دولت و حکومت کے دروازے تک پہنچ کر کچھ پیچھے لوٹ آتے ہیں۔ ۹ عدد والے افراد بے حد غیور اور خود دار ہوتے ہیں اور کسی قدر شرمیلے بھی ہوتے ہیں۔ یہ ملازمت اور تجارت وغیرہ میں بڑے بڑے نقصانات اٹھا لیتے ہیں لیکن کسی کے بے جا باؤ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ ان کا شرمیلہ پن بسا اوقات انھیں دنیوی مفادات سے دور رکھتا ہے۔ تاہم جہاں یہ قدم بڑھاتے ہیں مقبولیت اور کامیابی ان کے قدم چوٹی ہے۔

مالی اعتبار سے یہ لوگ بہت زیادہ مضبوط نہیں ہوتے کیونکہ فضول خرچی انھیں ہمیشہ تنگ دست بنائے رکھتی

مالی حالت

ہے۔ یہ لوگ لاکھوں کماتے ہیں اور لاکھوں سے زیادہ اڑا دیتے ہیں۔ اگر وہ والے افراد اپنے اخراجات پر کنٹرول کر لیں تو انھیں سرمایہ دار بننے میں دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ بلاشبہ دولت ان کے پیچھے دوڑتی ہے۔ لیکن خرچ کے معاملہ میں انکی با احتیاطی ان کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ کبھی کبھی اس کے افراد قرضوں کو بوجھ تلے بھی دب جاتے ہیں۔ ورنہ دلی کے ساتھ ساتھ ان کی رحم دلی بھی ان کے لئے دشمن مال ثابت ہوتی ہے یہ کسی کو پریشان حال دیکھتے ہیں تو بے اختیار اس کی مدد کے لئے ان کا ہاتھ اُن کی جیب میں چلا جاتا ہے۔ بار بار کے قہرلوں کے باوجود انھیں بے تحاشہ خرچ کرتے دیکھا گیا ہے۔

ضروری یادداشت انگریزی ماہ کی ۱۸۱۹ء تا تاریخ میں پیدا ہونے والوں کا عدد ذاتی بھی ۹ ہوتا ہے۔ وہ حضرت جن کے نام کا عدد ۹ ہو یا وہ مذکورہ تاریخوں میں کسی ایک تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں تو ان کے لئے انگریزی ماہ کی ۱۸۱۹ء اور ۲ تا تاریخیں اہم ہوتی ہیں۔ اگر ایسے لوگ اپنے اہم کاموں کی شروعات مذکورہ تاریخوں میں کر رہے تو کامیابی کے امکانات، انشاء اللہ روشن ہوں گے۔ بالخصوص ۳ اکتوبر سے ۲۲ نومبر تک کا عرصہ ان کے لئے زیادہ اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے منگل اور جمعہ کے دن خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ سُرخ رنگ یا گلابی رنگ کا گینہ لٹکائی میں جڑوا کر سہن لیں تو بفضلِ خداوندی ان کی آمدنی اور کامیابی میں مزید اضافہ ہو جائے۔

ایک نمبر کی طاقت اور خصوصیا

آپ کیا ہیں اور آپ کو کیا کرنا ہے؟

یہ بات یاد رکھیں کہ مفرد عدد ایک سے ۵ تک میں یہ اعداد نام سے بھی نکالے جاتے ہیں۔ ماہ و سن سے بھی اور صرف تاریخ پیدائش سے بھی آپ اپنی تاریخ پیدائش کا عدد نکالیں۔ اور پھر اس کی خصوصیات دیکھیں۔ مثلاً آپ کی تاریخ پیدائش ۲۸ ہے۔ علم اعداد میں ۲۸ کا عدد اشار کیا جائے گا کیونکہ ۲ اور ۸ کو باہم جمع کرنے کے بعد ۱۰ بنتا ہے اور آٹھ اور دو کو باہم جمع کرنے سے دس بنتا ہے ایک آپ اپنے بارے میں انمبر کی خصوصیات دیکھیں گے اسی طرح اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۴ ہے تو آپ کا عدد ۶ ہو گا۔ اگر تاریخ ۳۱ ہے تو عدد ۴ ہو گا۔ اسی طرح اپنے اور دوسروں کے عدد قیاس کئے جاسکتے ہیں۔

ایک نمبر کی خصوصیا جو اشخاص کسی مہینے کی ایک ۱۰، ۱۹، ۲۸ کو پیدا ہوئے ہوں ان کا عدد ایک ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک عدد کا حاصل جمع ایک ہے۔ ایسے لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ایک بنتا ہو۔ بہت عالی ہمت ہوتے ہیں۔ بالخصوص اگر وہ ۲۸ جولائی اور ۲ اگست کے درمیانی عرصے میں پیدا ہوں۔ ایسے لوگ قیود اور پابندیوں سے بہت گھبراتے ہیں۔ البتہ یہ کوئی پیشہ اور کاروبار اختیار کریں تو انہیں پوری کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یہ لوگ ہر انسان میں کامیاب و کامران نظر آتے ہیں۔ اگر یہ لوگ کسی شعبے کے ناظم، مدیا، مہتمم

ہوں تو ہمیشہ اپنی کارکردگی سے اپنا وقار اور بھرم قائم رکھتے ہیں۔ ان کے ماتحت لوگ ہمیشہ ان کی عزت اور قدر کرتے ہیں۔

مبارک تاریخ

ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اہم ترین کام انگریزی مہینے کی یکم، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ تاریخ کو انجام دیں۔ یا ان تاریخوں میں اہم کاموں کی شروعات کریں۔ انشاء اللہ یہ تاریخیں ان کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔

مبارک دن

ان حضرات کے لئے اتوار اور پیر خصوصی طور پر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ بالخصوص جب یہ دن یکم، ۱۰، ۱۹ تاریخ کو یا ۱۳، ۲۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ تاریخ کو آئیں۔

ان حضرات کیلئے ان کی زندگی کا ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ سال اہم ہوتا ہے۔

اہم سال

ان لوگوں کو اکتوبر، دسمبر اور جنوری میں اپنی صحت کا خیال خاص طور پر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ مہینے ان کیلئے باذن اللہ ضرر رساں ثابت ہو سکتے ہیں۔

غیر مبارک ماہ

جن اشخاص کا عدد ۲۴ اور ۶ ہو گا ان کے ساتھ ایک عدد والے اشخاص کے تعلقات نہایت خوشگوار ہوں گے۔

تعلقات

ایسے حضرات کے لئے سنہرا، بادامی اور زرد رنگ خوش بختی کا پٹ ثابت ہوتے ہیں۔

رنگ

سنہرا، گہرا زرد، یا ہرا، ان ہی رنگوں کے دیگر جواہرات مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

نکینہ

ایسے لوگ امراضِ قلب، اخلاقی قلب، خون کی خرابی، بلڈ پشر

علم الاحسان داو

۸۸

معانی نیا دوسرے

امراض چشم کا شکار ہو سکتے ہیں

عمر کے مختلف ادوار میں ان حضرات کے لئے منقح زعفران

ادویات لوگ، جانغل، دیوں، کچھو، سنگترو، ادرک، شہد بے حد

مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ بات پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے کہ ایک نمبر

ایک نمبر کی قوت کو ستارہ شمس ہے۔ اگر آپ کا نمبر ایک ہے

تو یاد رکھیں کہ آپ شمس ستارے کے زیر اثر ہیں۔ آپ کی شخصیت پر اثر

ہے اور بلڈ کی جاذبیت آپ کے اندر موجود ہے۔ لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لینا

آپ کے ہائیں ہاتھ کا کام ہے۔ دوسروں پر اپنا تسلط اور غلبہ قائم کر لینا

بھی آپ کیلئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ آپ کے اندر جو فطری صلاحیتیں موجود

ہیں انھیں بروئے کار لا کر آپ باسانی دوسروں کو مرعوب کر سکتے ہیں۔ آپ

کے اندر یہ قوت بھی بدرجہ اتم موجود ہوگی کہ آپ دوسروں کے لئے ایشان کر کے

فرح محسوس کرتے ہوں گے۔ سخاوت، طبیعت کی قیاسی، مزاج کا حسن چھوٹوں

سے پیار، بڑوں کی توقیر، ایسے اوصاف کی بنا پر آپ دنیا کے جس طبقے میں

بھی جائیں گے وہیں اپنا ایک مقام بنالینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بچے

نوجوان اور بوڑھے سبھی لوگ آپ سے محبت کرتے ہوں گے اور ہر شخص

آپ کا قرب تلاش کرنے کی فکر میں رہتا ہوگا۔

ایک نمبر کی لڑکیاں اہم رازوں کے سلسلے میں اس پر پورا دھرجو

کیا جاسکتا ہے۔ یہ شخص دوسرے کی کہسی بھی ہو لیکن اس کی شخصیت پر وقار

ہوتی ہے۔ اس نمبر کی لڑکی کی شادی اگر نہ والے لڑکے سے ہو جائے۔

۸۹

معانی نیا دوسرے

تو زندگی بہت خوشگوار گزرتی ہے۔ ایک نمبر کی لڑکی اپنی سسرال میں اپنا

ایک تھلک مقام بنالینے میں بہت جلد کامیاب ہو جاتی ہے۔ اور بہت سانی

سے لوگ اس کا اثر قبول کر لیتے ہیں۔

ایک نمبر والی لڑکیوں کے لئے اقوار کا دن بہت اہم ہوتا ہے اور پھر

بھی ان کے لئے موافق ہو کر رہتا ہے۔ جمیل کی خوش جوان کو پسند ہوتی ہے

اور یہی خوشبو انھیں راس بھی آتی ہے۔ ان کے لئے زرد رنگ خوش بختی کا

رنگ ثابت ہوتا ہے۔ سو نا ایسی لڑکیوں کو بغض خدا کو پسند راس آتا ہے۔

آپ کیا ہیں؟ اگر آپ انگریزی ماہ کی یکم ۱۹۰۱ء میں پیدا

ہوئے ہیں۔ تو آپ کے اندر حکم چلانے کی طاقت

ہوگی، عزت اور دبدبہ آپ کو آپ کی ذاتی صلاحیتوں کی وجہ سے حاصل

ہوگا۔ محبت آپ کی بلند ہوگی۔ بڑاوت اور صبر آپ کی ذات کا جزو ہوگی۔

اعتقاد آپ کا مضبوط ہوگا اور خود اعتمادی کی دولت سے آپ مالا مال ہوں گے

لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ خرابیاں بھی آپ میں موجود ہوں گی۔ معمولی

درجے کی تمسخر کی عادت بھی آپ کے اندر ہوگی۔ قدامت پرستی حد درجہ بڑھی

ہوتی ہوگی۔ اخراجات کے معاملہ میں آپ غیر محتاط ہوں گے۔ کہیں ٹاکس

پر بھروسہ کر کے نقصان اٹھاتے رہنا آپ کی بہت بڑی کمزوری ہوگی خود غائی

کا جذبہ بھی آپ میں موجود ہوگا۔

آپ کو کیا کرنا ہے؟ ہر انسان اپنے اندر کچھ نہ کچھ خامیاں رکھتا

ہے۔ کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے جس

میں صرف خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ لہذا اگر آپ میں بھی کچھ خامیاں ہیں تو

آپ پریشان نہ ہوں۔ ہاں اس بات کی کوشش جاری رکھیں کہ آپ کی

خاصاں آپ کی خوبیوں پر غالب نہ آجائیں۔ ہر وقت اپنی خامیوں کی اصلاح کی فکر کیجئے۔ اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کے لئے سن سن سے لگے رہئے۔ کھانا اور اپنے پیشے میں ذاتی طور پر دلچسپی لیجئے۔ دوسروں پر نیک ساری ذمہ داری نہ ڈال دیجئے۔ زندگی کی بے ترتیبی سے باز آجئے۔ اور یقین رکھئے کہ زندگی کا جو جو بہت جابجاء ہو گا وہ پھر کوئی قیمت چکا کر واپس نہیں آئے گا۔ زندگی کے کسی بھی معاملے میں دروغ گوئی سے کام نہ لیں۔ جھوٹ یا عموم بھی کیجئے نقصان دہ ہے۔ لیکن یقین فرما جئے۔ جھوٹ آپ جیسے لوگوں کے لئے خاص طور پر تباہ کن ہے۔ صداقت آپ کو اس آئے گی۔ اور صداقت ہی کی بنا پر آپ اپنے احباب و اقارب اور دیگر افراد میں ممتاز ہو سکتے ہیں۔ ہمیشہ اپنی جان پلئے۔ دوسروں کی نقل کر کے اپنے شخص کا قتل عام نہ کیجئے۔ نقال آپ کو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں دے سکتی۔ دوسروں کی نقل کر کے آپ چوں چوں کامیاب نہ بن کر رہ جائیں گے۔ جب کہ آپ کو اپنی ذاتی روشنی اور فطری راہ روی منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔ غلو سے خود کو بچائیے۔ غلو کسی بھی معاملے میں ہوا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ کہ غلو اگر معاملات میں کیا جائے تو بھی تباہ کن ہے۔ چہ جائیکہ کسی اور معاملے میں کیا جائے۔ مقتدر رہئے اور زندگی کے ہر ہر معاملے میں اعتدال اور میانداری کو اپنائیے۔ فرق کے معاملے میں اپنا ہاتھ روک کر چلئے اگر آپ نے ہمارے مشوروں پر عمل کیا تو انشاء اللہ زندگی کی کامیابی آپ کا مقدر بن جائے گی اور آپ کی شخصیت ایک دن ہر دل عزیز بن کر رہ جائے گی۔



دو نمبر کی طاقت اور خصوصیات

یہ بات یاد رکھیں کہ مفرد عدد ایک سے ۹ تک ہوتے ہیں۔ یہ عدد نام سے بھی نکالے جاتے ہیں اور تاریخ پیدائش سے بھی۔ آپ اپنی تاریخ پیدائش کا عدد نکالیں۔ اور پھر اس عدد کی خصوصیات دیکھیں۔ مثلاً آپ کی تاریخ پیدائش ۳۹ ہے تو علم الاعداد میں ۳۹ کا عدد ۲ شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ ۳ اور ۶ کو باہم جمع کرنے کے بعد ۹ بنتا ہے اور گیارہ کے ایک اور ایک کو باہم جمع کرنے کے بعد ۲ بنتا ہے۔ اب آپ اپنے بارے میں ۲ کی خصوصیات دیکھیں بس یہی خصوصیات ہی آپ کی اپنی خصوصیات ہیں اور ان تمام حضرات کی خصوصیات ہیں جو کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲۰، ۱۱، ۲ یا ۲۹ تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں۔ اسی طرح اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۳ ہے تو آپ کا عدد ۵ بنتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۳۱ ہے تو عدد ۴ بنتا ہے۔ اسی طرح اپنے اور دوسروں کے عدد تاریخ پیدائش سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اپنی تاریخ پیدائش سے اپنا عدد نکالیں اور پھر اس عدد کے خواص دیکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو اپنے بارے میں بعض ایسی خوبیوں اور خرابیوں کا علم ہو جائے گا۔ جن سے آپ ابھی تک غور نہیں ہوئے۔ ایک نمبر کی خصوصیات آپ پہلے اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ گئے ہیں جو حضرات کسی بھی مہینے کی ۲، ۱۱، ۲ یا ۲۹ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں۔ ان کا عدد ۲ ہے۔ ایسے

۲ نمبر کی خصوصیات

کو پیدا ہوئے ہوں۔ ان کا عدد ۲ ہے۔ ایسے

تین نمبر کی طاقت اور خصوصیات

پہلی بات یہ بات یاد رکھیں کہ مفرد عدد ایک سے ۹ تک ہیں، یہ اعداد نام سے بھی لکھے جاتے ہیں، سادہ و سن سے بھی اور صرف تاریخ پیدا نش سے بھی۔ آپ اپنا تاریخ پیدائش کا عدد نکالیں اور پھر اس کی خصوصیات دیکھیں۔ مثلاً آپ کی تاریخ ۳۰ ہے تو عدد ۱۰ اعداد ہیں ۳ کا عدد ۳۰ شمار کیا جائے گا کیونکہ ۳ اور ایک کو باہم جمع کرنے کے بعد ۳ بنتا ہے۔ اب آپ ۳ نمبر کی خصوصیات دیکھیں جو خصوصیات ۳ نمبر کے تحت دی گئی ہوں گی۔ وہی آپ کی ذاتی خصوصیات ہوں گی اور اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۶ ہے تو آپ کا عدد ۸ ہوگا مگر تاریخ ۲۶ ہے تو عدد ۸ ہوگا۔ اسی طرح اپنے اور اپنے حلقین کے اعداد نکالے جا سکتے ہیں اور پھر ان کے تحت اپنی اور حلقین کی ذاتی خصوصیات تلاش کی جا سکتی ہیں۔ ایک اور ۳ نمبر کی خصوصیات یہ سمجھ لیں کہ ہیں۔ اب نمبر ۳ کی خصوصیات دیکھیں۔

۳ نمبر کی خصوصیات جو حضرات کسی بھی انگریزی ماہ کی ۳، ۱۱، ۲۰، ۳۰، تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں ان کا عدد ۳ ہے اس عدد کے لوگ بہت توجہ مند ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی کسی معمولی چیز پر غور نہیں کر سکتے۔ یہ ہمیشہ ترقی کرنے کے خواہش مند اور کوشاں ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ بلند مرتبہ اور ترقی پزیر عالمی فکر میں بھی گام و دربار رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ نمایاں ہونے کے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خود بھی

احکام کے پابند رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے امکانات کی اطلاع بھی کی جائے۔ یہ لوگ ہر قسم کے کاروبار میں اور ہر قسم کے پیشے میں کامیاب رہتے ہیں اور دن بدن ترقی ہی کرتے رہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ کبھی محنت و محنت سے جان نہیں چراتے، ہاں محنت یہ لوگ سرکاری ملازمتوں کی تلاش میں مگر اس قدر آتے ہیں۔ اور اگر یہ سرکاری ملازم ہو جائیں تو پھر فز رفتہ اوپنے عہدے پر پہنچ جاتے ہیں کیونکہ کسی بھی چھوٹی جگہ پر قناعت کر کے بیٹھ جانا ان کی فطرت نہیں ہوتی۔ یہ لوگ اپنے آسائش روئے کی وجہ سے اپنے ماحول میں اپنے دشمن پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ مغرور بھی ہوجاتے ہیں کیونکہ ان کی خود اعتمادی انھیں قدم قدم پر ایسے چٹکے کھلاتی ہے کہ بالآخر وہ ہٹ دھرمی اور غرور و تکبر کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

مبارک تاریخ

ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اپنی زندگی کے اہم کام مثلاً کاروبار کی ابتدا کسی دکان کا افتتاح یا شادی یا کوئی اور تقریب وغیرہ کا اہتمام کسی بھی انگریزی مہینے کی ۳، ۱۱، ۲۰، یا ۳۰ تاریخ کو کریں کیونکہ یہ تاریخیں ان کے لئے انتشارات مبارک ثابت ہوں گی۔

مبارک دن

ان حضرات کے لئے منگل، جمعرات اور جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ اہم ہیں اور ان میں شروع ہونے والے کام ان حضرات کے لئے بفضلِ رب پائے تکمیل کو پہنچ سکتے ہیں اور بالخصوص اس وقت جب یہ دن ۳، ۱۱، ۲۰، ۳۰، ۳۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ تاریخوں میں پڑیں تو ان کی خصوصیت و سعادت اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔

اہم سال

۳ نمبر والوں کے لئے زندگی کا بارہواں، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ سال اہم اور انقلابی ہوتا ہے۔

غیر مبارک ماہ

سہ ماہیوں کے لئے فروری، جون، ستمبر اور دسمبر
عمومیت کے ساتھ غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ ۳
غیر ماہی حضرت کو ان مہینوں میں اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔
جن حضرات کا عدد ذاتی ۶ یا ۹ ہو گا ان کے ساتھ ۳ ماہی
حضرت کے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔

تعلقات

ان لوگوں کے لئے نفسی، قمری، نیلا اور گھٹا رنگ مبارک
رنگ ثابت ہوتا ہے۔

رنگ

ان حضرات کو کیشہ، اس آتا ہے اور افضل رب العلیین کیشہ کے
استعمال سے ان کی زندگی میں اچھا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ ورنہ
پھر ان حضرات کو چاہئے کہ نیلے یا گھٹا رنگ کا کوئی بھی نگینہ انگوٹھی میں
پارہیں۔ وہ بھی ان کے لئے خوش فہمی کا باعث ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ۔

امراض

یہ حضرات بالعموم غم کے اخیر میں شدید دوسرا، اعصابی کمزوری،
غرق النساء اور امراض جلد کا شکار ہو سکتے ہیں۔

غذا اور ادویات

پختہ رکائی، آڑو، میب، شہتوت، زیتون،
لکڑی، انار، اناس، انگور، پودینہ، زعفران
بالفصل، بادام، انجیر اور لونگ وغیرہ کا استعمال ان کے لئے دقاہ امراض کا
کام کرتا ہے اور انہیں مختلف بیماریوں کے حملے سے روکتا ہے۔

سہ ماہی کی قوت

یہ بات پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے کہ ۳ ماہ کا ستارہ
مشرقی ہے اگر آپ کا نمبر ۳ ہے تو کھلیں کہ آپ
مشرقی ستارے کے زیر اثر ہیں۔ فرسہ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ آپ کے
اندروں مند بننے کے جوہر موجود ہیں۔ اور یہ غیر آپ کی سخاوت اور فیاضی

کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ آپ بہ صورت اور بہ حال اپنا ہاتھ کھلا ہوا رکھیں گے
اور لوگوں کی مدد سے کبھی نہ نہیں موڑ سکیں گے۔ کاروباری لائن میں بھی
آپ انشاء اللہ پوری طرح کامیاب رہیں گے۔ کیونکہ آپ لوگوں کو خوش
کرنے اور ان کے دلوں کو میٹھنے کے فن سے واقف ہیں اور آپ جانتے ہیں
کہ کامیابی مسن اخلاق کی دین ہے۔

آپ کی کمزوریاں

انجیر، غیر ذلت داری، نفس پرستی اور بھلائی اور برائی
میں مبالغہ آمیزی کرنا۔ آپ کے کیرکری کمزوریاں
ہیں جو بعض خصوصی حالات میں آپ کے اندر نمایاں ہو جاتی ہیں اور آپ خواہی
خواہی ان کمزوریوں کے پھیٹ میں آجاتے ہیں۔

آپ کیا ہیں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ بہت بھلا اور عالی
ہمت واقع ہوئے ہیں۔ اور کسی ایک جگہ ڈیرہ ڈال کر
بیٹھ جانا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ کوشش اور جدوجہد آپ کی فطرت ثانیہ
ہے اور ہمت اور جوش سے آپ کبھی نہ نہیں موڑتے۔ آپ میں لوگوں کی مدد کا
جذبہ بھی ہے۔ اور قوم کی خیر خواہی بھی آپ کا نصب العین ہے۔ آپ پیرو مزاج
ہیں۔ اور خاموشی پر یقین رکھتے ہیں۔ اور بولنے سے زیادہ خاموشی ہی سے آپ
لوگوں کو زیادہ متاثر کرتے ہیں۔ آپ ہر میدان میں شہت میں کامیاب ہیں۔ اور
محنت اور لگن آپ کو ہر بار منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ ان خیالوں کے ساتھ
ساتھ آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں۔ آپ کو جب کوئی عہدہ مل جاتا ہے۔ اور
آپ خود مختار ہو جاتے ہیں تو فطری طور پر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے ماتحت
لوگ آپ کے احکامات کی پابندی کریں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو آپ جھل
اٹھتے ہیں اور یہ تجھ بٹ آپ کو ایک دن مغرور اور شکریہ بھی بنا دیتی ہے۔

خوش آہ صاف دل میں، لیکن جب آپ کے دل میں کسی کی طرف سے میل پیدا ہو جاتا ہے تو آپ کا دل پھر بدلی سے اس کی طرف سے صاف نہیں ہوتا اور آپ بدلنے کے منصوبے میں بناتے رہتے ہیں مگر ان منصوبوں پر عمل نہیں کرتے، تکیش، نفس پرستی اور غرور دارانہ بھی آپ کی ذات کی خامیاں ہیں یہ غارنی دلوں کی بنا پر پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کی فطرت کا جزو نہیں ہیں۔

آدم کا سر بیٹا اپنے اندر کچھ غریباں اور کچھ خامیاں رکھتا ہے جن لوگوں میں خرابیاں

آپ کو کیا کرنا ہے؟

زیادہ ہوتی ہیں اور خرابیاں کم وہ بُرے سمجھے جاتے ہیں اور اس کے برعکس جن حضرات میں غریباں زیادہ ہوتیں ہیں اور خامیاں کم انھیں دنیا بچا جاتی ہے۔ اگر آپ میں بھی کچھ غریباں موجود ہیں تو یہ تو آدمیت کا خاصہ ہیں۔ اور یہ خاصہ ارجہ کا نتیجہ ہیں۔ ان خامیوں سے مشکلات دل ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور ان سے بڑی طرح محفوظ ہو جانا بھی آپ کے بس کی بات نہیں۔ جتنا آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ آپ کی خامیاں اور خرابیاں غریبوں اور اچھا لوگوں کے مقابلے میں دبی رہیں۔ اور زیادہ سزا اٹھانے پائیں۔ درمیان آپ فطرتاً اپنے انسان ہونے ہوئے میں خرابیوں کو مدلل میں چاہیں نہیں گئے۔ ہر اچھا انسان اس دنیا میں زندگی گزارنے ہوئے اپنی غریبوں کو بچاتا ہے اور رفتہ رفتہ خامیوں سے کشادہ بنی اختیار کرتا ہے۔ آپ بھی اچھا اور بہت اچھا انسان بننے کے لئے اپنی غریبوں کو بردان چڑھا جائے اور خامیوں سے اپنے دامن کمر کو کھلی امکان محفوظ رکھنے کی کوشش کیجئے۔

مالدار بننے کی خواہش بڑی نہیں۔ اور آپ میں مالدار بننے کی صلاحیت بھی ہے۔ لیکن اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال دینا اور دوسروں کی دولت سے

اپنے حالات کی ٹوک پلک درست کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ محنت کیجئے اور اپنے ہی سرسائے سے کاروبار کرنے کی کوشش کیجئے مگر لوگ آپ پر بھروسہ کریں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کے ضمن میں کوئی قدم نہ لیں۔ آپ کا حال ہے کہ آپ لوگوں کے راز محفوظ نہیں رکھ پائے اور طبیعت کے کچھ پن کی وجہ سے آپ اپنے راز بھی زبان غوری کھول دیتے ہیں۔

آپ میں ایک بڑائی اور بھی ہے جو وقتاً فوقتاً سراہا جاتی ہے اور وہ ہے۔ دوسروں کو ایک میل کرنے کی عادت ہے۔ بڑائی درحقیقت اصحاب کبریٰ کا ثبوت ہے۔ آپ اپنے سے بڑے لوگوں کو کچھ کچھ کرتا دھکتے ہیں۔ پھر آپ میں جذبہ صدا اور جذبہ رقابت پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی چیزیں آپ کو انتقام اور ایک میلنگ پر آگسائی ہیں۔

بہتر ہو گا کہ آپ ان خرابیوں سے خود کو بچانے کی کوشش کریں تاکہ آپ کی شخصیت گمراہ ہو کر نہ جائے۔ نفاق، حرص اور نفس پرستی سے بھی خود کو بچائیے یہ خرابیاں آپ کے فطری طور پر دل کو بہت نقصان پہنچائیں گی اور پھر ایک دن ہو گا کہ آپ دوسروں کی نقل اور حرص کی وجہ سے اپنی ذات سے بہت دور ہو جائیں گے یا دیکھیں کہ اندر سے ہر انسان کو نفسی صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ دوسروں کے کاموں کی نقل کرنا خواہ ان کی صلاحیت آپ میں نہ ہو آپ کی بہت بڑی غلطی ہے اور غلطی آپ کو بے شمار الجھنوں کا شکار کر سکتی ہے۔ آپ کی ہم خامیاں اس لئے بیان کر رہے ہیں تاکہ آپ ان سے بچنے کی کوشش کریں۔ امید ہے کہ اپنی غریبوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ان خامیوں سے خود کو بچانے کی کوشش کریں گے جو غمراہ کے تحت ہوئے کی وجہ سے غواہی غواہی آپ میں موجود ہیں۔ یا وقتی طور پر پیدا ہو جاتی ہیں۔

کائنات نے اپنی آخری کتاب میں جہاں نفل کی مذمت کی ہے وہیں اس نے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا صحابی قرار دیا ہے۔ آپ فرج کے معاملات میں اعتبار کریں اور اعتدال کے واسطے کو اپنا میں درجہ فضول خرچی کی عادت آپ کو بوجھ نقصان پہنچائے گی۔

لوگوں کی باتوں پر غصہ کرنا اور انھیں قلیل اعتبار سمجھنا برا نہیں۔ بلکہ بین قربت انسانیت ہے لیکن آدمی ہر کس دناس کی بات پر ایمان لگا کر دوسرے سے بدگمان بھلائے اور غیر حقیق کے ہر کس دناس کی بات کو برحق سمجھ کر اپنے لوگوں سے بدگمان بھلائے تو یہ عادت دنیا و آخرت میں نقصان پہنچانے والی ہے۔ آپ کسی قدر کچھ کانوں کے واقع ہوئے ہیں اور وہی وجہ ہے کہ آپ کچھ عقلی مزاح بھی ہیں۔ کوشش کیجئے کہ آپ کو اس بڑی عادت سے نجات مل جائے۔

مستقل مزاج ہونے کے باوجود دھارم اور جیش کے معاملے میں آپ فرقت دار واقع ہوتے ہیں۔ اور آپ کامزاج آپ کو کامیاب ناجائز نہیں بننے دے گا اور مشکل ہے کہ عازمت بھی آپ کو اس نہیں آئے گی کیونکہ آپ کسی بھی شخص کی بات سے متاثر نہیں ہو سکتے۔

علازمت اور تجارت کے مقابلے میں آپ اگر کسی صنعت کو اختیار کریں کوئی نیکوئی لگائیں کسی کارخانے کی داغ بیل ڈالیں یا ذہنی اور اخلاقی کاموں کی طرف متوجہ ہوں تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی مگر آپ نے اپنی خامیوں کو سمجھ کر انھیں اپنی زندگی کے دامن سے کھینچ دینے کا فیصلہ کر لیا تو جلد ہی آپ کی غویہوں میں اضافہ ہو گا۔ اور آپ کی شخصیت کو نقصان پہنچانے والے جو اثرات پرانی موت آپ پر پائیں گے جمل مندرجہ کو کہتے ہیں جو آئینہ دیکھ کر اس پر ہلکا کھانے

کے بجائے اپنے چہرے کے خند وصال پر پڑی ہوئی گرد کو صاف کرنے کی کوشش کرے۔

ہیں امید ہے کہ اگر آپ نے اپنی شخصیت کو مزید نکھارنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنی خامیوں کا اوداک آپ کو ہو گیا تو ایک دن آپ اپنی خامیوں پر تامل و پائے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پانچ نمبر کی طاقت اور خصوصیات

پہلی بات پہلے قارئین یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ ہر عدد ایک خاص ملک میں۔ یہ عدد نام سے بھی نکالے جاتے ہیں اور تائید پیدائش سے بھی اور ماہ و سن سے بھی اس طرح آپ اپنی تاریخ پیدائش کا ہر عدد نکالیں اور پھر اس کی خصوصیات دیکھیں مثلاً اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۳۲ ہے تو طویل الامداد میں ۳۲ کا عدد مفروضہ لکھیں گلاب آپ ۳۲ عدد نمبر کی خصوصیات پڑھیں۔ جو خصوصیات زیرم کے ضمن میں دی گئی ہوں گی۔ بس وہی خصوصیات آپ کی اپنی خصوصیات بنیں اور ہر اس شخص کی خصوصیات تقریباً اسی میں ہوگی۔ میں کا عدد مفروضہ ہوتا ہو۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۳۶ ہے تو پھر آپ کا عدد مفروضہ لکھیں گلاب اس طرح اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور مشائخاؤں کے نمبر نکالے جاسکتے ہیں ایک سے لیکر ۴۲ عدد تک کی خصوصیات آپ اس کتاب کے گوشہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم نمبر ۵ کی خصوصیات نقل کر رہے ہیں۔

۵ نمبر کی خصوصیات

یہ حضرات کسی بھی انگریزی ماہی ۱۲۵۵ تا ۱۲۸۵

کو پیدا ہوئے ہوں ان کا مدد بھی دینی چاہئے۔ وہ لوگ جن کا غرض عدد دینا ہو دینی طور پر بے حد حساس ہوتے ہیں اور ہمت جلد خوشیاں آجاتے ہیں اور بڑے سے بڑے فیصلہ کو وہ سوچتے دیکھتے بغیر کر گزرتے ہیں اور اپنی اس حرکت کی وجہ سے ہلاکتات نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ جسے زیادہ بخشنے ہوتے ہیں اور دیر سے کمانے کیلئے ہر خرچ استعمال کر لیتے ہیں یہ لوگ پیدا ہونے والی طرح مصلوب ہو سکتے ہیں اور ستم سے مضروبے ان کے ذہن میں خود بخود آتے رہتے ہیں۔ ان میں ایک زبردست عادت یہ پائی جاتی ہے کہ یہ ہر جانی ہوتے ہیں یہ لوگ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل لیتے ہیں اور کسی بھی وقت کسی کے بھی ساتھ بے وفائی کر گزرتے ہیں یہ لوگ بڑے سے بڑا عذر و بہانہ ڈالتے رہتے ہیں۔ ان کے ہاتھ ہر گز نیک نہیں تو ہمیشہ نیک ہی رہتے ہیں۔ لیکن اگر یہ افراد دلوں کو پھرنے والی کوئی بھی تبلیغ اور کوشش انھیں نیک نہیں بنا سکتی۔ واصل چاہئے کہ لوگ خدائی اور بہت دھرم واقع ہوئے ہیں اور یہ معاملے میں اپنی سرخروئی چاہتے ہیں۔

مبارک تاسیخ

زندگی کے اہم کاموں کی ضرورت کسی بھی انگریزی ماہ کی ۱۳۰۵ تا ۱۳۱۱ تاریخ کو کریں۔ اشارہ شدہ تاریخیں ان کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

مبارک دن

ایسے لوگوں کیلئے یہ اور مہذبہ مبارک ثابت ہوتے ہیں اور اگر مہذبہ ۱۳۱۱ تا ۱۳۱۲ تاریخ کو پڑ جائے تو اس دن کی سعادت و فضیلت میں اور اضافہ ہوتا ہے۔

اہم سال

ایسے لوگوں کے لئے ۱۳۱۱ سال ۱۳۱۲ سال اور ۱۳۱۳ سال

اہم ہیں۔ بہتر یہ کہ ان سالوں میں خصوصیات کے ساتھ مطالعہ جاری رکھیں۔ جون، ستمبر اور دسمبر بہت مختار ہیں اور اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔

تعلقات

پانچ صدیوں کے شخص کے ساتھ دالے شخص کے تعلقات انتہائی سے زیادہ خوشگوار ہوں گے۔

رنگ

ہلکا سفید اور کبھی بھی حنظل کے ہلکے رنگ ان حضرات کو خصوصیت کے ساتھ دس آجائیں گے۔ گرمے اور پھر ہلکے رنگ ان حضرات کو کبھی اس میں آسکتے۔ بلکہ نقصان کا ذریعہ نہیں گے۔

نگینہ

تمام ہنگامہ ریز سے دیواریات چاندی و فیو پانچ صدیوں کو بطور خاص اس آتے ہیں اور فضیل رب کو بھی اپنی کاغذ بناتے ہیں۔ ان حضرات کو باعلوم انصافی خرابی اور درہم انصاف سے بچاؤ ہونا چاہئے۔

امراض

اگرچہ ٹائفرمائی اور زہرہ اور تمام خشک مہلے ان کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

غذا و روایات

یہ بہتر عطار سے منسوب ہے اور یہ پھر خدائی اور برائی مونی ہونے کی علامت ہے۔ اگر آپ کا بڑا ہے تو یقین کریں کہ آپ عطار کے طاقت میں۔ خبرہ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ آپ میں لوگوں کی ہمدردی کرنے کی عادت ہے۔ اس لئے اگر آپ چاہیں تو اپنے ہناہ محبوبیت حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ جب لوگوں کو تکلیف میں مبتلا دیکھتے ہیں تو ان کی دلجوئی بھی کرتے ہیں اور انھیں مزاحمت نہیں بھی کرتے ہیں۔ اور یہی وہ خوبی ہے کہ جو آپ کو ہر باطل میں داخل لیتی ہے اور آپ جہاں بھی جاتے ہیں

نمبر کی قوت

ایسا تھا کہ نہ لیتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کاغیر وہ ہے تو آپ کسی کو نقصان پہنچانے کی بات تو بھلا ہی نہیں سمجھتے۔ آپ دوسروں کو ہمیشہ فائدہ پہنچانے کی بات تو سمجھیں گے۔ حجت ہے کہ آپ اپنے دشمنوں کو بھی نقصان پہنچانا جائز نہیں سمجھتے۔

اگر آپ کاغیر وہ ہے تو مذہب سے آپ کو ایک گونہ لگتا ہو گا۔ آپ کسی بھی ماحول میں رہیں، مذہب سے ریختہ نہیں ہو سکتے۔ آپ لوگوں کے نئی محلات میں ملاقات کرنے کو جائز نہیں سمجھتے، اور ہم نگاہ اپنی آنگاہ اٹانے سے گریز کرتے ہیں۔

آپ کی کمزوریاں

آپ میں جلد بازی کا مزاج پایا جاتا ہے۔ غصہ آتا ہے تو بے قابو ہو جاتے ہیں۔ آپ میں ایک غلیظ بھی ہے کہ کسی کارزار منہمال کے نہیں بکھپاتے اور اپنا راز بھی آپ سے محفوظ نہیں رہتا۔ دراصل آپ پیرٹ کے بہت کچے ہیں۔ معمولی سی بے وفائی کا مادہ بھی آپ کے اندر موجود ہے۔

آپ کیا ہیں؟

اگر آپ کاغیر پانچ ہے تو آپ کو کام کرنے کی دھن ہوگی، آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کبھی نہیں رٹ سکتے، بلکہ آپ معروف زندگی گزار کر ہی مطمئن رہ سکتے ہیں۔ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہنا آپ کی فطرت ہے۔ آپ صرف اسکیوں بنا کر مطمئن نہیں ہو سکتے بلکہ کام، محنت اور جدوجہد ہی کو آپ کا مہیا پانی کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہر وقت مصروف عمل رہتے ہیں۔ آپ کے خیالات میں آزاداں ہے۔ آپ کی بھی معاملے میں پڑانے قوانین کے پابند ہو کر نہیں رہ سکتے، اور نہ ہی آپ لکیر کے بغیر بن سکتے ہیں۔ آپ کو ہمیشہ زیادہ تر صرف اپنی ذات سے دلچسپی رہتی ہے۔

آپ دوسروں کو خوش رکھنے کی برائے نام یا کوشش کر سکتے ہیں۔ مگر تو آپ خوب بھاتے ہیں۔ لیکن دوستوں کے حصے زیادہ کام آنا آپ کے بس کی بات ہی نہیں۔ آپ کے دوست اگر آپ کے کسی کام آجائیں تو آپ انھیں اپنا مسمن نہیں سمجھتے، بلکہ آپ کا قصور ہے تو آپ کے دوستوں کا فرض تھا جو انھوں نے ادا کیا۔ اور اگر دوستوں میں سے کوئی آپ کے موقع پر کام نہیں آتا تو پھر آپ اس کو اپنی نظر دل سے گرا دیتے ہیں۔ اور کبھی اسے معاف نہیں کر پاتے۔ آپ اور آپ کی فطرت بالکل ہی لازم و ملزوم ہیں۔ آپ اپنی فطرت سے ابھر کر نہیں ہو سکتے اور آپ کی فطرت میں آپ کو ابھر کر دھڑکتے نہیں دیتی اس لئے کوئی شک نہیں کہ آپ کے ہر موقع دشمناس ہیں۔ لیکن موقع دشمنی کی وجہ سے آپ کسی قدر امن الوقت بھی بن کر رہ گئے ہیں۔ آپ ہزار غیروں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر جو خرابیاں رکھتے ہیں آپ کو ان کی اصلاح کی فکر ہوتی چلے ہے تاکہ آپ کی شخصیت کے داغ دھبے مٹ جائیں اور آپ کی ہر دل عزیز کی میں اضافہ ہو۔

آپ کو کیا کرنا ہے؟

سب سے پہلے تو آپ یہ سمجھ لیں کہ انسان کے اندر غایبوں کا لہریا ہو جانا کوئی تعجب خیز اور قابلِ فکر بات نہیں ہے۔ انسان کو جن مٹا مرے بنایا ہے وہ مٹا مرے بھول، دنیا ان بھلی ملاقات اور ملاقات میں کبھی بھی ضرور مبتلا کرتے ہیں۔ یہ زندگی گزرتے ہوئے کتنی بھی اعتبار سے ہیں لے پھر بھی اس کا کوئی ناکوئی حتمہ مغلطائے جاتا ہے۔ ہر انسان اپنے اندر تو بیاں لکھتا ہے اور خامیاں لکھی ہیں۔ بے عیب تو صرف خدا کی ذات ہے۔ انسان کبھی بے عیب نہیں ہو سکتا۔ تو انسان میں خامیوں کا موجود ہونا برا نہیں ہے۔ اور

بڑی بات یہ ہے کہ انسان خود کو بے مثال اور بے شبہ سمجھ لے، جب وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے تو پھر اسے اپنی غلطیوں کی اصلاح کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ اور یہی بات میں انسانیت کا زوال ہے۔

مہم نہیں کہتے کہ آپ اپنی خامیوں کو بائیں فکر کریں اور صرف غویس کے مالک بن کر رہ جائیں، ایسا ممکن بھی نہیں ہے۔ اور یہ بات مالک و مملوک کو مطلوب بھی نہیں ہے۔ بنیاد خدا میں سے چاہتا ہے کہ کم برائیوں اور عیب کے پچنے کی کوشش تمام زندگی کرتے رہیں اور جب بھی ہم سے کوئی برائی لا محالہ سرزد ہو جائے تو اس برائی پر ڈٹے نہ رہیں، بلکہ جلد سے جلد اس برائی سے روکنا چھوڑنے کی کوشش کریں، اگر انسان وقتاً فوقتاً اپنا تنقیدی جائزہ لیتا رہے تو اس کی خامیاں غویس کے مقابلے میں سر نہ اٹھارے پائیں، لیکن جب انسان کو اپنا تنقیدی جائزہ لینے کی توفیق نہیں ہوتی اور نصیحت کو نہوائے اسے دشمن نظر آئے گئے ہیں تو پھر خوشامیوں اور چالوں میں ہی کودہ اپنا فیروا کو بچھڑاتا ہے، اور اس طرح اس کی شخصیت مجروح ہو کر رہ جاتی ہے۔ فیروا اُسے بدخواہ نظر آئے گئے ہیں اور بدخواہوں کو وہ اپنا فیروا کو بچھڑاتا ہے۔ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ جو لوگ آپ کی ہر بات میں ہاں میں ہاں مالتے ہیں اور کبھی آپ کو آئینہ دکھانے کی کوشش نہیں کرتے وہ بھی آپ کے فیروا نہیں ہو سکتے، فیروا کو وہ ہے جو آپ کی خامی کو خامی بتائے تاکہ آپ کو اس کی اصلاح کی فکر ہو جو خامی کو بھی خوبی بتائے تو وہ تو آپ کا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ آپ تمام فرائضوں میں مبتلا رہیں۔

آپ کی مہلت اور جلد بازی کا مزل ہے، مگر اس کی بھی اصلاح کیجئے۔ جلد بازی سے اکثر کام بگڑ جاتے ہیں، آپ لوگوں کے راز کی باتیں بھی یہاں کر

جاتے ہیں اور اپنے عرائم اور برا کویٹ پروگرام بھی آپ کوٹ کر دیتے ہیں اور اس عادت سے آپ کو خاصا نقصان بھی ہوتا ہے۔ اس جانب بھی آپ سنجیدگی سے توجہ دیں اور اصلاح کی فکر کریں، یوں تو آپ وفادار ہیں، لیکن چونکہ بہت جلدی، بظنی اور بگمانی کا شکار ہوتے ہیں اس لئے آپ جلد ہی غلطیوں میں پھیر لیتے ہیں، اور دوستوں سے بھی بے وفائی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، غلطی کا یہ ہر جانی بین انسانیت کا ایک بہت بڑا عیب ہے، اس سے کنارہ کشی اختیار کر کے اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کیجئے، جتنی مزاغ ہو بڑی عادت ہے اس عادت کی وجہ سے انسان خود کو بیکر نشان رہتا ہے، اگر آپ آموغہ بننے کے غمزدگی سے غواہ شہنشاہوں کو شک سے خود کو بچائیں، آپ اکثر اپنی تعریف اپنی زبان سے کرتے رہتے ہیں، مگر انہیں یہ شخصیت کا کھوکھلا پن ہے، آپ کی خوبیاں لوگ خود بیان کرتے ہیں، اور آپ کی تعریف ہر محفل میں ہوتی ہے تو پھر آپ اپنا زبان سے اپنی تعریفیں کر کے خود کو بھگائیوں کرتے ہیں، اگر آپ نے اپنی خامیوں کو جو آپ کی ذات کا جزو ہیں یا واقعی طور پر سر بھارتی ہیں، نعم کرنے کی شان ملی تو آپ کی شخصیت میں چار رنگ لگ جائیں گے اور آپ سب کی نظروں میں نمایاں ہو جائیں گے۔

